﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد23 — جمعۃ المبارک25نومبر 2016ء — 24رصفر 1438 ہجری قمری ❁ 25رنبوت 1395 ہجری شمسی — شمارہ48

مسجد نبوی کی زمین

ہجرت کے بعد مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا وہ دو یتیم بچوں کی تھی۔ حضورؐ نے ان سے قیمت کے متعلق بات کی مگر انہوں نے اسے تحفہ کے طور پر پیش کر دیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر جگہ خریدی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة النبی حديث نمبر 3616)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

تم نے دیکھا ہے جو آفات نازل ہو چکیں، کچھ آفات ان کے بعد بھی جلد نازل ہونے والی ہیں۔ پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ کسی کافر کی مجال نہیں تھی کہ وہ تمہیں شکست دیتا لیکن تمہارے گناہوں نے تمہیں شکست دی ہے۔ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسی طرح تم بھی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔

اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ (امام) دنیا کا طالب ہے حالانکہ ہم دنیا سے الگ تھلگ ہیں۔ اور مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کروں نہ اس لئے کہ طرح طرح کے تحفے تحائف عطا کروں۔

”اور تم نے دیکھا ہے جو آفات نازل ہو چکیں، کچھ آفات ان کے بعد بھی جلد نازل ہونے والی ہیں۔ پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ تم سے توبہ کی امید کیسے رکھی جا سکتی ہے جب کہ جو نشان بھی تمہارے پاس آتا ہے تم اس سے بے رُخی کرتے ہو۔ جن باتوں کا تم مذاق اڑا رہے تھے اس کی خبریں عنقریب تمہارے پاس آئیں گی۔

اور آفات میں سے (ایک آفت) یہ بھی ہے کہ ایک قوم تمہیں سونے چاندی کا طمع دے کر کفر کی طرف بلا رہی ہے۔ اور وہ ہر جانے والے کو سونا پیش کر رہے ہیں اس خیال سے کہ شاید اس طرح وہ عیسائی ہو جائیں۔ یقیناً وہ دولتمند ہیں اور تم قلاش۔ ان پر دنیا کہ دروازے کھولے گئے ہیں اور تم دن رات تنگ دستی میں صبح و شام کرتے ہو۔ یہ فتنہ ہر فتنے سے بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے شدید تر ہے۔ تم ان کی روٹیوں کے محتاج ہو اور وہ محتاج نہیں۔ وہ تمہاری سرزمین پر اترے اور ان کے بادشاہوں نے اس پر قبضہ جما لیا اس لئے (اس سے) متاثر ہونا ایک لازمی امر ہے جیسا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔

پھر ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ تمہارے امراء دین پر پھبتیاں کستے ہیں اور تمہارے فقراء دنیا پر گرے پڑتے ہیں۔ پس ہمیں آنکھ کی ٹھنڈک نہ تم سے ملتی ہے اور نہ اُن سے۔ ہم ان میں سے ہر ایک سے مایوس ہیں۔ ہم نے ان دونوں فریقوں پر نگاہ ڈالی تو ہمیں اس (حالت فکر) نے آلیا جو ایک بیمار کو موت کے آثار ظاہر ہونے پر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور کسی کافر کی مجال نہیں تھی کہ وہ تمہیں شکست دیتا لیکن تمہارے گناہوں نے تمہیں شکست دی ہے۔ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسی طرح تم بھی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی تو اس نے ان میں تقوی نہ پایا جس کے نتیجے میں اس نے تم پر نافرمان قوم مسلط کر دی اور تمہیں عذاب دینے کے لئے انہیں نیزے دیئے۔ پس کیا تم باز آؤ گے؟ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں۔ کیا تم (اپنے اندر) تبدیلی پیدا کرو گے؟ اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہیں عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ سو کیا تم ایمان لاؤ گے؟

کیا تم اس دائمی گناہ کے ساتھ اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو؟ ایک جواں مرد کے لئے چوپایوں جیسی زندگی گزارنے سے موت کہیں بہتر ہے۔ تم کیوں متنبہ نہیں ہوتے؟ عیسائیت ہر روز تمہیں ایسے کھا رہی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھاتی ہے تا اللہ نے جو تمہارے لئے مقدر کیا اور لکھ چھوڑا ہے وہ پورا ہو۔ خدا کی قسم! یہ وبا سب وباؤں سے بڑی اور یہ زلزلہ سب زلزلوں سے بڑھ کر ہے۔ اے فاسقو! جو عذاب تم پر نازل ہوا ہے وہ محض تمہارے گناہوں کے سبب نازل ہوا ہے۔ یہ جسمانی آفات صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں اور جو روحانی آفات ہیں وہ جسم اور روح اور ایمان کو ایک ساتھ ہلاک کرتی ہیں۔ سو اگر تم عقلمند ہو تو اپنے دشمنوں کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اپنے آپ کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی طرف نہیں دیکھتے اور (محض) دنیا دار بن گئے ہو۔ اللہ نے تمہارے سامنے دین کا تازہ دودھ پیش کیا مگر تم ہو کہ اسے ناپسند کرتے ہو۔ پھر ایک قوم نے تمہیں سؤر کا گوشت پیش کیا پس تم بڑے مزے لے لے کر اُسے کھاتے ہو اور جو اُن کے دین سے نکل کر تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے وہ منافقوں کی طرح داخل ہوتا ہے۔ اور لالچی بن کر بازاروں میں گھومتا اور پیسے مانگتا ہے۔ وہ (عیسائی) بڑھتے جا رہے ہیں اور تم گھٹتے جا رہے ہو۔ اے جاہلو! یہ زندگی کب تک رہے گی!! تم دنیا کے اموال پر جھک گئے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم (یہ مال) کہاں سے جمع کر رہے ہو؟ تم دسترخوان کو تو دیکھتے ہو لیکن گمراہ کرنے والے خائنوں کو نہیں دیکھتے گویا تم اندھی قوم ہو۔ تم نمازِ عشاء چھوڑ کر ہم مشربوں کے ساتھ خُم کے خُم لنڈھاتے ہو اور کاہلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہو اور تم دین کو انگلی سے بھی نہیں چھوتے اور نہ تم دین کے لئے درد رکھتے ہو۔ پھر اس پر بھی تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے (دین کے لئے) پوری کوشش کر لی ہے اور اب ہم فارغ ہیں۔ نوجوانو! سوچو کہ کیا وہ وقت قریب نہیں آ گیا تھا کہ اللہ اس معمورۂ عالم میں امام بھیجے۔ تم اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑتے ہو اور جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ انہیں مضبوط کیا جائے قطع کرتے ہو اور زمین میں فساد برپا کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! (امام کے آنے کا) وقت یہی وقت ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اسے قبول نہیں کرتے۔ اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں ہر محتاج کا (اسی طرح) کعبہ ہوں جیسے حاجیوں کا مکہ معظّمہ میں کعبہ ہے اور میں ہی وہ حجرِ اسود ہوں جس کے لئے تمام کرّۂ ارض میں قبولیت رکھ دی گئی ہے اور جسے چھو کر لوگ برکت حاصل کرتے ہیں [یہ خلاصہ ہے اس کا جو اللہ نے میری طرف وحی کی، یہ اللہ کریم کی طرف سے استعارہ ہے۔ تعبیر کرنے والوں نے یہی کہا ہے کہ علم الرؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہ اور صاحب حکمت شخص ہوتا ہے۔ منہ] اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ (امام) دنیا کا طالب ہے حالانکہ ہم دنیا سے الگ تھلگ ہیں۔ اور مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کروں نہ اس لئے کہ طرح طرح کے تحفے تحائف عطا کروں۔ جو میرے دل میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ میرا دعویٰ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ میں حق لے کر آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے نہیں پہچانتے۔“

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 96 تا 101۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 اکتوبر 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان پر فضل فرمائے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش صحیح رنگ میں کرتے ہوئے ان کو بھی وفا اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ نابغہ طاہر بنت مکرم منیر احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم کاشف احمد ظفر باجوہ (واقف نَو) کارکن ایم ٹی اے کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو واقفین نَو ہیں بڑی محنت سے نہ صرف اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں بلکہ علم بھی رکھتے ہیں اور اپنے علم کو صحیح استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی توفیق دیتا رہے کہ اپنے وقف کو ہمیشہ نبھانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اس خاندان کا تعارف یہ ہے کہ نابغہ طاہر کے دادا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی مرحوم قادیان کے درویش تھے۔ اور یہ بچی بھی ایم ٹی اے میں خدمت کر رہی ہے۔ اور کاشف، ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے سب جانتے ہیں۔ ان کی نانی سارہ رحمٰن صاحبہ بڑا لمبا عرصہ لجنہ یوکے کی خدمت کرتی رہیں، عہدیدار رہیں۔ اور ان کے نانا بھی ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سمیرا جاوید بنت مکرم خالد احمد جاوید صاحب کا ہے جو عزیزم سعید الدین احمد (واقف نو) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ سمیرا جاوید مکرم شریف کھوکھر صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی نواسی ہیں۔ اور سعید الدین، حنیف محمود صاحب جو واقفِ زندگی ہیں اور ربوہ میں ہمارے نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں، ان کے بیٹے ہیں۔ خود واقف نو ہے۔ بچے کے دادا کو بھی ریٹائرمنٹ کے بعد کافی لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ تحریک جدید میں انہوں نے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے اور وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عینہ خان (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم نصیر احمد خان صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور یہ عزیزم محمد فواد بجہ (واقف نو) کے ساتھ جو مکرم محمد یوسف بجہ صاحب کے بیٹے ہیں، چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں واقف نو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ وقف نبھائیں۔ صرف یہ نہ ہو کہ واقف نو کا ایک ٹائٹل لگ گیا تو اسی پر خوش ہو جائیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمت دین کے لئے پیش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ کرن وسیم احمد بنت مکرم وسیم احمد صاحب یو ایس اے کا ہے جو عزیزم آصف محمود عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا مجیب احمد صاحب ہیں۔ اسی طرح بچی کے خاندان میں ان کے پڑ دادا رحمت اللہ جنجوعہ صاحب پارٹیشن کے دوران شہید ہو گئے تھے۔ اور آصف محمود بھی ایم ٹی اے کے ساتھ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صالحہ الیاس (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم الیاس ڈار صاحب کی بیٹی ہیں اور جو عزیزم حسن منصور قریشی ابن مکرم محمد سہیل قریشی صاحب صدر جماعت ہیز کے ساتھ ساڑھے سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پہ طے پایا ہے۔ عزیزم حسن منصور قریشی کی والدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت علی بخش صاحب کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ احمد بنت مکرم سہیل احمد صاحب کا ہے جو احمد دانیال عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ بچی بھی حضرت مولوی عنایت اللہ صاحب صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ ان کی پڑپوتی ہیں۔ اور دانیال عارف بھی فرنچ ڈیسک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

ڈومینیکن ریپبلک کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے انٹرنیشنل سالانہ بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا سٹال

قرآن کریم کے سپینش ترجمہ اور دیگر دینی کتب کی فروخت اور فلائرز کی تقسیم۔

ہزاروں لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

(رپورٹ: محمد سعید خالد مربی سلسلہ)

امسال ڈومینیکن ریپبلک کا انیسواں سالانہ بُک فیئر ڈومینیکن ریپبلک کے دارالحکومت سینٹو ڈومینگو (Santo Domingo) میں 19 ستمبر تا 3/ اکتوبر منعقد ہوا۔ اس بُک فیئر کا انعقاد Placa de la Caltura Juan Pablo Duarte کے مقام پر وزارت ثقافت کے زیر اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ ایک وسیع علاقہ ہے جس کے اندر قومی لائبریری کی ایک بڑی عمارت اور قومی عجائب گھر کی عمارتیں واقع ہیں۔ اس انٹرنیشنل بُک فیئر میں ڈومینیکن کے علاوہ اردگرد کے ممالک سے بھی لوگ اپنی کتابیں فروخت کرنے کے لئے شرکت کرتے ہیں۔ امسال تقریباً دس ممالک سے اس بُک فیئر میں نمائندگی ہوئی۔ کُل 239 سٹال لگائے گئے تھے جن میں مختلف مذاہب کے علاوہ گورنمنٹ اور یونیورسٹیز کے سٹال بھی تھے۔ اس بُک فیئر میں تقریباً 210 مختلف مصنفین کی کتب فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔ سکول، یونیورسٹیز اور پرانے کتب خانوں میں رکھی گئی کتب اس کے علاوہ ہیں۔

امسال اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ ڈومینیکن ریپبلک کو بھی اس بُک فیئر میں شرکت کا موقع ملا۔ جماعت کے سٹال پر قرآن کریم کے سپینش ترجمہ کے علاوہ دیگر جماعتی کتب سپینش، فرنچ، انگریزی اور عربی زبان میں بھی رکھی گئی تھیں۔ چونکہ ڈومینیکن میں سپینش بولی جاتی ہے اور دوسری زبانیں سیکھنے کی طرف خاص رجحان نہیں ہے اس لئے زیادہ تر سپینش لٹریچر ہی سب کی توجہ کا مرکز رہا۔

سپینش کتب میں زیادہ تر توجہ اور دلچسپی قرآن کریم کے سپینش ترجمہ کی طرف رہی۔ کافی تعداد میں لوگوں نے اس کے بارے میں سوالات بھی کئے۔ تقریباً 26 کی تعداد میں قرآن کریم کے نسخے فروخت ہوئے۔ اس کے علاوہ دوسرے نمبر پر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی طرف توجہ رہی۔ فروخت کے علاوہ یہ کتاب بعض پروفیسرز اور پڑھے لکھے افراد کو تحفہ کے طور پر بھی دی گئی۔

بُک فیئر کے موقع پر اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا تھا کہ سکول اور کالجز کے طالب علموں کو یہاں لایا جائے تاکہ مختلف کتب دیکھ کر ان میں مطالعہ کا شوق پیدا ہو اور اس کے لئے باقاعدہ سکول کی اپنی بسوں کے ذریعہ ان کو لانے اور لے جانے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ بُک فیئر کے ان 15 دنوں میں عموماً صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک طالبعلموں کا بہت رش رہا جو مختلف سٹالز پر جا کر نہ صرف کتب دیکھتے رہے بلکہ سوالات بھی کرتے رہے۔

چونکہ صبح کے وقت عام ملازمت پیشہ لوگ نہیں آسکتے تھے اس لئے شام کے وقت ایسے لوگ زیادہ آتے رہے۔ ان میں سے بہت سے احباب وخواتین کے ساتھ تبلیغی گفتگو کا موقع بھی ملا۔ بُک فیئر کے دوران تقریباً دوصد افراد کو انفرادی طور پر گفتگو کر کے پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب سپینش میں ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ اسی طرح خاکسار کو فرنچ اور انگریزی بولنے والے احباب سے گفتگو کا موقع ملا۔

بُک فیئر کے آخری تین دنوں میں مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمان صاحب بھی امریکہ سے تشریف لائے تھے۔ چونکہ ان کو اچھی سپینش آتی ہے اس لئے ان کے آنے کی وجہ سے تبلیغ میں بہت مدد ملی۔ بعض اوقات تو ہمارے سٹال پر سوالات کرنے والوں کا رش لگ جاتا تھا۔ ڈومینیکن کا یہ پہلا بُک فیئر اللہ کے فضل سے مجموعی طور پر بہت کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔ اس بُک فیئر کے دوران تقریباً پچیس ہزار کے قریب مختلف فلائرز تقسیم کئے گئے۔

اس موقع پر بعض لوگوں نے ہماری اس بُک فیئر میں شمولیت اور لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کروانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ بعض لوگوں نے دریافت کیا کہ جماعت احمدیہ کی مسجد اور لائبریری کہاں ہے تاکہ وہ وہاں آکر جماعت اور اسلام کے بارے میں مزید علم حاصل کرسکیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کثرت سے لوگوں کے دل اسلام احمدیت کے لئے کھولے اور ہمیں جلد اس سرزمین پر مسجد عطا فرمائے تاکہ جن لوگوں نے اسلام کے بارے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے وہ وہاں آکر اپنی روحانی پیاس بجھاسکیں۔

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر وتوسیع وآرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆ پلاننگ پرمشن، درخواست واپیل ☆ سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

28 London Rd, Morden SM4 5BQ

0044 20 3609 4712

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 426

مکرمہ سحر عبدالجلیل صاحبہ(3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ سحر عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک بڑا حصہ نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان ہوں گے۔ وہ بیان کرتی ہیں:

والدین اور حکومتی اداروں کی بے حسی

اہانت آمیز طریق پر گھر سے نکالے جانے کے بعد میں مجبور ہوکر اپنی بڑی بہن سماح کے گھر چلی گئی جہاں سے ہم صدر جماعت فلسطین کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے پولیس کے پاس گئے اور پولیس نے ہمیں فیملی پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف بھیج دیا۔ وہاں جاکر عجیب ہی منظر دیکھا۔ میری مشکل حل کرنے اور ہمدردی کرنے کی بجائے وہاں پر بیٹھے ملازم نے الٹا مجھے ہی موردِ الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔ اس نے کہا کہ تم نے اپنے خاوند سے اپنے احمدی ہونے کا معاملہ چھپائے رکھا ہے اس لئے تمہارا خاوند تمہیں طلاق دینے میں حق بجانب ہے ،اور چونکہ اب وہ تمہارے خاوند کا گھر ہے اس لئے اس گھر میں واپس جانے کے لئے ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ پھر میں کہاں جاؤں؟ اس نے کہا اس کے بارہ میں تم اپنی بہن سماح سے پوچھو جس نے تمہیں احمدیت کا سبق پڑھا کر اس حال کو پہنچایا ہے۔

میں وہاں سے نکل کر اپنی بہن سماح کے گھر آ گئی اور وہاں پر رات گزارنے کے بعد اگلے روز سوچا کہ میں اپنے والدین کے پاس چلی جاتی ہوں لیکن جب انہیں فون کیا تو انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ تم صرف احمدیت کو چھوڑنے کی صورت میں ہی ہمارے گھر آ سکتی ہو۔

سرخ خزانوں تک رسائی

مایوس ہوکر میں نے ایک گھر کرائے پر لیا اور اس میں ڈش لگوا کر جب پہلے روز ایم ٹی اے دیکھا تو بے اختیار زبان سے خدا کے شکر کے کلمات نکلنا شروع ہوگئے کیونکہ میں نے اتنی آزادی سے پہلے کبھی ایم ٹی اے نہیں دیکھا تھا۔ یہ علمی اور روحانی خزانوں کا دروازہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کھولا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ جن ایام میں مجھے میرے خاوند نے ایک ماہ کے لئے گھر میں بیٹھ کر سوچنے کا کہا تھا ان دنوں میں میں نے بہت دعائیں کیں۔ ایک روز نماز تہجد کے بعد کچھ دیر کے لئے بیٹھی تسبیحات پڑھ رہی تھی کہ اچانک جاگتی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنے ہاتھ میں ایک چراغ تھامے ایک ایسے راستے پر چل رہی ہوں جو بلندی کی طرف جا رہا ہے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے اردگرد بہت سے لوگ ہیں جو مجھے پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن میں تیزی سے بڑھتی جاتی ہوں اور مجھے پکڑنے کی کوشش کرنے والے گرتے جاتے ہیں اور مجھ تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر ایک شخص دوڑتا ہوا آتا ہے اور میرے قریب سے گزرتے ہوئے میری جانب ایسے دیکھتا ہے جیسے مجھے اپنے پیچھے چلنے کا کہہ رہا ہو۔ میں اس کے پیچھے چلنے لگتی ہوں تا آنکہ وہ سرخ رنگ کے خزانوں کے قریب جا کر کھڑا ہوجاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر میرے ہاتھ میں پکڑا ہوا چراغ خود بخود بلند ہونا شروع ہوتا ہے اور میں یہ الفاظ سنتی ہوں ''مِنَ اللّٰہ'' یعنی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی میرا جسم لرز گیا کیونکہ وہ نظارہ ختم ہو چکا تھا اور مجھے ادراک ہو چکا تھا کہ میں جاگ رہی ہوں اور میرا خاوند میری نظروں کے سامنے لیٹا ہوا تھا۔ اس کشف کی تعبیر یہ تھی کہ مجھے احمدیت سے روکنے والے ناکام ہوگئے اور کسی کی دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ میں ثابت قدم ہوکر محو سفر رہی یہاں تک کہ ان خزانوں کے پاس پہنچ گئی۔

تائیدات ونشانات

نئے گھر میں ایم ٹی اے لگوانے کے بعد میں نے انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہلا خط لکھا۔ اور جب اس کا جواب آیا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اور پھر یوں ہوا کہ حضور انور کو لکھے گئے خطوط اور پیارے آقا کی طرف سے آنے والے جواب میری تنہائی کے ساتھی ہوگئے۔

میری بہن سماح نے مجھے کہا تھا کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگو تو حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھ دیا کرو پھر دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ میں نے اس نسخہ کو بہت ہی کارآمد پایا۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتی ہوں کہ جب بھی مجھے دکھوں کا سامنا ہوا میں خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کا خط لکھ دیتی ہوں اور مجھے سکون مل جاتا ہے۔ نیز حضور انور کی استجابت دعا سے للہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی تائیدات اور نشانات دکھائے ہیں۔ ان نشانات میں سے بعض کا ذکر کرنا ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔

میرے خاوند نے مجھے گھر سے نکالتے وقت یہ کہا تھا کہ تم دیکھ لینا کہ میں دوسری شادی کروں گا اور میرے ذہین وفطین بچے پیدا ہوں گے۔ میں چین وآسائش کی زندگی گزاروں گا جبکہ تم ذلیل وخوار اور نامراد رہوگی۔

چنانچہ اس نے شادی کی، لیکن شادی کے ایک ماہ کے بعد اچانک اس کی بیوی کے دماغ میں بلیڈنگ شروع ہوگئی۔ اس خبر سے ساری بستی میں کھلبلی مچ گئی اور اہل بستی کے علاوہ خود اس کے منہ سے بھی یہی نکلا کہ یہ اسے اس ظلم کی سزا ملی ہے جو اس نے مجھ پر کیا تھا۔ اس کی بیوی کی بیماری کا معاملہ اس حد تک شدت اختیار کر گیا کہ اس کے مہنگے علاج کے لئے اس نے فلسطین کے صدر سے مدد کی اپیل کی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ٹھیک ہوگئی۔ اور ابھی ایک ماہ نہ گزرا تھا کہ اسے ایک پیچیدہ آپریشن کروانا پڑا جبکہ وہ بچے کی ماں بننے والی تھی۔ ایسی حالت میں پیدا ہونے والے بچے کو نقصان پہنچنے کا بہت خطرہ تھا۔ مجھے اس کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ اس عورت نے میرے بچوں کو اچھی طرح سنبھالا تھا اس لئے میرے دل سے اس کے لئے بہت سی دعائیں نکل رہی تھیں۔

ایک ماہ اور گزرا تو میرا خاوند فلسطین سے اسرائیل میں کام کی غرض سے داخل ہوا جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا اور بھاری رقم کے عوض اس کی رہائی عمل میں آئی۔

اس کے بالمقابل خدا کے فضل سے نہ میری شہرت کو کوئی نقصان پہنچا اور نہ مجھے۔ میری نوکری سلامت رہی اور خدا تعالیٰ نے مجھے مزید آزادی سے اپنے عقیدہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور میرا خدا تعالیٰ سے تعلق بھی مضبوط ہوگیا۔ جب تک میں نے اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں اعلان نہیں کیا تھا کئی اندھیروں میں پڑی خدا کی نعمتوں سے محروم تھی لیکن اعلان کے بعد مجھے سب سے بڑی خوشی اس بات کی تھی کہ میں جب چاہوں ایم ٹی اے دیکھ سکتی تھی اور خلیفۂ وقت کا بروقت خطبہ سن سکتی تھی نیز مرکز جماعت جا کر جمعہ ادا کر سکتی تھی اور جماعتی اجلاسات میں شریک ہو سکتی تھی۔

ارتداد کی تہمت اور طلاق کی کارروائی

ایک روز میری چھوٹی بیٹی مجھ سے ملنے آئی جبکہ میں مرکزِ جماعت جا رہی تھی۔ میں اسے بھی اپنے ساتھ ہی لے گئی۔ جب اس کے والد کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ دھمکیاں دینے لگ گیا۔ مَیں نے پولیس کو فون کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ عائلی جھگڑا ہے اس لئے ہم دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ خاوند کی دھمکیوں سے تنگ آ کر چند روز کے بعد میں نے نفقہ اور اولاد کو حاصل کرنے کے لئے عدالت میں کیس دائر کر دیا۔

میرے خاوند کے وکیل نے اپنے دلائل کی بنیاد صرف ایک نقطہ پر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ عورت مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مانتی ہے لہٰذا علمائے اسلام کے فتویٰ کے مطابق یہ عورت دین اسلام سے مرتد ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں شریعت کے مطابق اس کا نکاح اس دن سے ہی فسخ ہوگیا ہے جب اس نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی اور اس کے نفقہ کا حق ساقط ہوگیا ہے۔

میں نے کہا کہ میرا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر مکمل ایمان ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہوں، کعبہ میرا قبلہ ہے، نماز اور روزہ کی پابند ہوں، زکوٰۃ دیتی ہوں اور توفیق ملنے پر حج بھی کرنے کی نیت ہے۔

میرے اعتراض کی بنا پر جج نے میرا مقدمہ پرسنل لاء کورٹ میں بھیجتے ہوئے ارتداد کے معاملہ میں فیصلہ دینے کا حکم فرمایا۔ 11 مئی 2016ء کو اس عدالت کا فیصلہ آ گیا کہ ارتداد کے کافی شواہد نہ ملنے کی بنا پر اس عورت کو مرتد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس پر میرے خاوند کے وکیل نے کہا کہ یہ عدالت پرسنل لاء کورٹ سے اعلیٰ ہے اور اسے خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور پھر اپنے دلائل دینے شروع کر دیئے جس کے بعد جج نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم مرزا غلام احمد کو امام مہدی مانتی ہو؟ کیا تم عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر یقین رکھتی ہو؟ کیا تم مرزا غلام احمد کو مثیل مسیح اور نبی تصور کرتی ہو؟ میں نے ان تمام سوالوں کے جواب تو دیئے لیکن اس کے ساتھ کئی امور کی وضاحت بھی کی۔ مثلاً یہ کہ جب قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر دی گئی ہے وہ لازمی کوئی اور شخصیت ہے۔ نیز نبوت کے مسئلہ کی بھی کسی قدر تشریح کی۔ لیکن لگتا ہے کہ جج مجھے مرتد قرار دینے کا فیصلہ کر کے آیا ہوا تھا اسی لئے تو اس نے پرسنل لاء کورٹ کے فیصلہ کو بھی پس پشت ڈال دیا حالانکہ قبل ازیں اس نے خود ہی اس کیس کو پرسنل لاء کورٹ میں بھیجا تھا۔ چنانچہ جج نے 20 جون 2016ء کو ارتداد کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ نکاح فسخ ہو چکا ہے اور مرتد کو کوئی نفقہ نہیں ملے گا۔ اس فیصلہ کے خلاف 20 دن میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ ہم نے فوراً حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی نیز عدالت میں اپیل دائر کرنے کے علاوہ انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ کر کے بتایا کہ اکثر مسلمانوں کے نزدیک مرتد واجب القتل ہے۔ بعض متشدد فرقے تو خود ہی جس کو چاہیں مرتد قرار دے کر قتل کر دیتے ہیں لیکن جس کے بارہ میں ملک کی اعلیٰ شرعی عدالت یہ فیصلہ کر دے کہ یہ مرتد ہے اس کو قتل کر کے ''جنت کا انعام'' لینے کے لئے تو ہر متشدد کا دل للچائے گا۔ اس لئے عدالت کے فیصلہ نے گویا تمام متشددین کو میرے قتل کا جواز فراہم کر دیا ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی میرا ساتھ دینے کی حامی بھری اور بعض لوگوں نے سوشل میڈیا پر بھی اس بارہ میں تحریر کیا۔ ٹی وی اور اخبارات میں بھی اس کا چرچا ہوا۔ علاوہ ازیں فلسطینی حکومت سے بھی اس بارہ میں رابطہ کیا گیا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اب 14 نومبر 2016ء کو اپیل کورٹ کے جج نے ارتداد کے فیصلہ کو کالعدم کر دیا ہے۔ جو کہ ایک غیر معمولی فیصلہ ہے جس کے نتائج کا انتظار ہے۔

زیارتِ قادیان

2015ء کے اواخر میں مجھے قادیان کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی توفیق ملی۔ ایک لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد جب قادیان میں پہنچے تو یہ تصور کر کے تمام تھکان دور ہوگئی کہ ہم اس بستی میں آن پہنچے ہیں جس میں خادم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدم مبارک پڑے تھے۔ مَیں فوراً بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے گئی تو اس کے ماحول اور روحانیت کی وجہ سے اسے جنت کا ایک ٹکڑا پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کرتے ہوئے جو جذبات تھے اس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ میں نے وہاں پر بکثرت درود شریف پڑھا اور خدا تعالیٰ سے دیگر کئی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کی کہ جلد وہ دن بھی آئے جب میری اولاد بھی یہاں آنے کا شرف حاصل کرے اور مسیح محمدی کی غلامی میں داخل ہوجائے۔

حضور علیہ السلام کے گھر کو دیکھ کر میرے دل میں حضور علیہ السلام کے لئے بہت دعائیں نکلیں کیونکہ آپ نے دنیاوی عیش وآرام کو خدا کی خاطر چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے ہر قول وفعل پر ترجیح دی۔ اس وقت میں یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کس شان سے یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ والے الہامات اور پیشگوئیاں خود پوری کیں۔

انڈین اور پاکستانی احمدی خواتین کے اخلاص، نمازوں میں خشوع وخضوع اور جذبہ خدمت نے مجھے بہت متاثر کیا۔

ہماری رہائش سرائے وسیم میں تھی جس کے ساتھ والے گراؤنڈ میں ربوہ سے جلسہ پر آنے والے قافلوں کی بسیں رکتی تھیں۔ جب بھی کوئی قافلہ آتا تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نعرے لگائے جاتے اور أَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا کہا جاتا۔

مجھے یہ بتایا گیا کہ پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک میں خود کو مسلمان کہنے اور اللہ اکبر کا نعرہ لگانے کی بھی اجازت نہیں ہے، نیز ان کے جلسوں پر پابندی ہے۔ ان کی مسجدیں گرائی جاتی ہیں۔ ان کے کاروباروں کو نذر آتش کیا جاتا ہے اور احمدی کا جینا دوبھر کر کے اس کے قتل کو بھی ثواب کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم نے پروگرام بنایا کہ ایسے احمدیوں کے استقبال کے لئے ہمیں بھی جانا چاہئے۔ چنانچہ جب لاؤڈ سپیکر پر نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے تو ہم بھی وہاں جا پہنچتے اور پھر دونوں اطراف سے اخوّت ومحبت کے ایسے معصوم اور مخلصانہ جذبات کا اظہار ہوتا جن کی نظیر لانا مشکل ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزہ اور آپ کے خدا کی طرف سے ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے کیونکہ ایسی محبت پیدا کرنا صرف خدا کا کام ہے۔

(باقی آئندہ)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست وستمبر 2016ء

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔تقریب آمین۔خطبہ جمعہ۔جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود۔

جلسہ سالانہ، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ کے دورۂ جرمنی کے حوالہ سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8 ستمبر 2016ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پرتشریف لاکرنماز فجر پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں مقیم ہیں دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ فیکسز اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکرنماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

مکرم عطاء القدوس صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں۔آپ جماعتی طور پر بعض ریفیوجی اداروں سے میٹنگز کے لئے تھائی لینڈ اور سری لنکا گئے تھے اور وہاں سے قزاقستان گئے تھے جہاں جماعتی رجسٹریشن کے حوالہ سے بعض امور طے کرنے تھے۔ بعدازاں امریکہ واپس جاتے ہوئے چند دن کے لئے جرمنی رکے تھے۔

موصوف نے ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف امور میں راہنمائی حاصل کی اور حضور انور نے مختلف معاملات میں ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 147 افراد اور 43 افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر 190 افراد نے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ Dietzenbach، Bad Schwalbach، Nidda، آخن باغ، اوسنا برک، Russelsheim، Waiblingen، Muhlheim، Wurzbug، Langen، Calw، Morfelden، Augsburg، من ہائم، برلن، میونسٹر، Hannover، Neuwied، Seligenstadt، Erlangen، Kaiserslautern، Wetzlar، Oberursel، Hattersheim، Riedstadt، ویزبادن، ماربرگ، ڈارمسٹڈ اور Bensheim سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

اوسنا بروک سے آنے والی فیملیز 330 کلومیٹر، Hannover سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والی فیملیز اور احباب 550 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل اور تکالیف میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیاں اور تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے رہنمائی حاصل کی۔طلباء و طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت، امن اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کرگئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

فوزان احمد خالد، حیدر تاشف اقبال، فرید احمد آصف، ثمر احمد، ریحان حسین، عزیزم فیض اللہ، باسل علی خان، محمد انور، عزیزم صہیب احمد، مسرور احمد، بجیل دانیال احمد، دانیال Gunther Harter (نومبائع)، مبارز سعید، زوہا ذیشان جاوید، انیلہ احمد، طاہرہ احمد، شافعہ کلیم، علیزے ظہیر، منال ساجد، عروسہ جاوید، فیضہ جاوید، عزیزہ دیا خان، ہبہ غوری، فائقہ اعوان، قانتہ سعید بٹ، علشباہ جیلانی، دانیہ اختر، عافیہ گل، ریشا احمد راجپوت، عطیۃ الحی مناہل عبداللہ۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پرتشریف لے گئے۔

9 ستمبر 2016ء بروز جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پرتشریف لاکرنماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پرتشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح میں ہی کیا گیا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت صبح سے بیت السبوح پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔بعض احباب تو بڑے لمبے سفر طے کرکے آئے تھے۔

کوبلنز (Koblenz) سے آنے والے احباب 135 کلومیٹر، کولون (Koln) سے آنے والے 190 کلومیٹر اور ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والے احباب پانچ صد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

بیت السبوح میں جگہ محدود ہونے کی وجہ سے خواتین اور بعض جماعتوں کے احباب کو ہدایت تھی کہ اپنے حلقوں میں ہی جمعہ ادا کیا جائے تاہم اس کے باوجود جمعہ پر مجموعی حاضری 2665 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق Live نشر ہو رہے تھے۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے۔سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کردیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہو تو پھر لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہوگیا۔تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔شاید باہر رہنے والوں، دوسرے ملکوں کے لوگوں کا خیال ہو کہ جرمنی کا جلسہ تو بڑے بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں ہوتا ہے یہاں ان کو سب کچھ بنا بنایا مل گیا۔یہاں رضا کاروں کا کیا کام ہوتا ہوگا یا کرتے ہوں گے۔لیکن اس کے باوجود کہ بڑے بڑے ہال ہیں بعض کام ہیں جو کرنے پڑتے ہیں اور بڑی محنت چاہتے ہیں۔وسیع ہال ہونے کے باوجود رہائش کے لئے، کھانا پکانے کے لئے، کھانا کھلانے کے لئے اور متفرق کاموں کے لئے عارضی انتظام کرنا پڑتا ہے جو اس مین بلڈنگ سے باہر ہوتا ہے۔ مارکیز وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں۔ پھر ہال کے اندر بیٹھنے کا انتظام کرنا، آواز پہنچانے کا صحیح انتظام کرنا اس قسم کے بہت سے کام ہیں جو وقارعمل کے ذریعہ زیادہ تر خدّام اور لجنہ اور انصار بھی کرتے ہیں۔ پھر جلسہ کے دنوں میں کھانا پکانا، کھانا کھلانا، صفائی کا انتظام کرنا، پارکنگ کا انتظام، سیکیورٹی کا انتظام، چیکنگ وغیرہ، مختلف قسم کی ساؤنڈ سسٹم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، ایم ٹی اے جو علاوہ جلسہ گاہ سے کارروائی دکھانے کے سٹوڈیوز سے مختلف دلچسپی کے پروگرام بھی دے دیتے ہیں۔ یہ سب کارکن ہیں جن میں مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی ہیں، نوجوان لڑکے بھی ہیں، بچے بھی ہیں یہ سب شامل ہیں اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے شکریہ کے مستحق ہیں، خاص طور پر جو یہاں شامل ہو رہے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

الحمدللہ جماعت احمدیہ رجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاءاللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ جو کل جو خرچ ہوا ہے نقد رقم کے لحاظ سے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔

ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی۔

ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں

اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کے لئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔ باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ افریقن لوگ ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

زکوۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ پھر زکوۃ میں، تزکیۂ اموال میں اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔

مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04/ نومبر 2016ء بمطابق 04/ نبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد محمود، ریجائنا، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ واٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (التوبة:18)

الحمدللہ جماعت احمدیہ رجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاءاللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو یہاں جماعت کی تعداد ہے وہ ارد گرد کے قریبی علاقوں سمیت تقریباً 160 لوگ ہیں اور مسجد کی گنجائش جو بتائی گئی ہے اس کے مطابق مسجد کے ہالوں سمیت اس میں چار سو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو کامن ایریا (common area) میں بھی مزید سو

(100) افراد کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا کہ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔ یہ جو میں نے کہا کہ 'نقد رقم کے لحاظ سے' یہ اس لئے کہ جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا مرحلہ آیا اور کنٹریکٹرز سے رابطے کئے گئے تو کم سے کم ٹینڈر بھی یہ کہتے ہیں کہ 2.8 ملین کا تھا جس میں باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین ڈالر تک بات پہنچتی ہے۔ لیکن جو کُل خرچ ہوا ہے مسجد کی تعمیر میں اور اس کو مکمل کرنے میں وہ 1.6 ملین ڈالر کا ہوا ہے۔ اب ایک دنیادار اس بات کو سن کر حیران ہو گا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہو گئی۔ یقیناً ایک دنیادار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ اسے نہیں پتا کہ قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کئے ہیں۔

جان، مال، وقت کو قربان کرنے کی جو مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ملتی ہیں۔ یہ مزاج جماعت احمدیہ کا ہر جگہ ہے چاہے وہ پاکستان کے احمدی ہوں، جانی و مالی قربانی پیش کرنے والے ہیں۔ چاہے وہ افریقہ کے رہنے والے احمدی ہیں جن کے پاس اگر مال نہیں ہے تو وقت کی قربانی کر کے اور جو کچھ بھی ہے اس کو دے کر مساجد اور جماعتی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چاہے انڈونیشیا کے رہنے والے احمدی ہیں یا یورپ کے رہنے والے احمدی ہیں یا یہاں کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو اپنا مقصود بنایا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی جس کو اللہ تعالیٰ نے شاید اسی کام کے لئے ٹورانٹو سے یہاں بھیجا تھا جہاں ان کا کام ختم ہو گیا اور یہاں آئے۔ تو بہر حال ان سب نے مل کر یہ کام کیا اور پھر باقی رضا کار بھی جن میں سے جو یہاں رجائنا (Regina) کے مقامی لوگ بھی ہیں، سسکاٹون سے بھی آئے، کیلگری سے بھی آئے، ایڈمنٹن سے بھی آئے اور پھر ٹورانٹو سے بھی آئے جن میں خدام بھی شامل ہیں، انصار بھی شامل ہیں اور سوائے اس کام کے جس کے لئے جماعت میں پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے نہ تھے سب کام ان کنٹریکٹرز اور رضا کاروں نے کئے۔ اب دنیادار کنٹریکٹر تو یہ سوچ نہیں سکتے لیکن ان لوگوں نے اپنے روپے اور وقت کی کوئی پروا نہیں کی۔ اسی طرح لجنہ نے بھی علاوہ مالی قربانی کے ان رضا کاروں کے کھانے کا انتظام کر کے اس خدمت کی وجہ سے اس تعمیر میں حصہ لیا اور وہ بھی حصہ دار بن گئیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تقریباً ساڑھے اکتالیس ہزار گھنٹے اس مسجد پر رضا کاروں نے رضا کارانہ کام کیا۔ بعض نے تو یہاں یہ بھی نہیں دیکھا ہو گا کہ کام کا وقت آٹھ گھنٹے ہے اور پانچ دن کام کرنا ہے۔ میرے خیال میں بعضوں نے کئی کئی گھنٹے دن رات ایک کر کے کام کیا ہو گا۔ اور سات دن تک کام کیا ہو گا۔ کوئی وقت کی پابندی نہیں ہو گی۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیوں میں نظر آتا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب من بنی مسجداً حدیث 450)

اس لئے کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ تم اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے، اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر پیش کرنے کے لئے مسجد بناؤ۔

پس ان مسجدوں کی تعمیر میں یہ قربانی اس لئے ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں وہاں اسلام کے بارے میں غلط تصور کو، غلط فہمیوں کو دنیا کے ذہنوں سے نکالیں اور دنیا کو بتائیں کہ مسلمانوں کی مساجد اور اسلام کی تعلیم دنیا میں فساد اور تباہی کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں قائم کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کے لئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اب ہم نے یہی پروگرام بنایا ہے اور ہماری یہی کوشش ہے کہ چھوٹی مسجدیں بنائی جائیں اور زیادہ سے زیادہ بنائی جائیں۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایک جگہ مسجد کی تعمیر کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے'' جو شرط آپ نے بیان فرمائی اس کو سامنے رکھنا ہو گا۔ فرمایا کہ شرط یہ ہے ''کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔'' مسجد بنانے میں نیک نیتی ہو ''محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی اس شرط کو بھی مدّنظر رکھنا ضروری ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ اخلاص ہو۔ صرف وقتی جذبہ اور جوش نہ ہو کہ صرف اچھی مسجد کی تعمیر ہی مدّنظر ہو بلکہ اس کے مقاصد کو پورا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ صرف نام و نمود کے لئے مسجد نہ بنائی جائے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اتنی مالی قربانی کی ہے یا اتنے گھنٹے اپنا وقت دیا ہے یا کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے۔ خالصۃً لِلّٰہ مسجد کی تعمیر ہو۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ان تینوں بھائیوں اور جو چوتھے کنٹریکٹر بھی شامل ہو گئے جنہوں نے تعمیر میں زیادہ حصہ لیا مجھ سے کل ملاقات بھی کی اور اس بات پر خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ اس ثواب میں حصہ لیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں بعض بڑے ٹھیکے بھی دلوا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ کبھی جلدی عطا فرماتا ہے، کبھی دیر سے۔ بلکہ ان بھائیوں میں سے ایک منصور صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ ایک لڑکے نے جسے یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا تھا، پہلے وہ کام بھی کر رہا تھا، کام سے انکار کیا پھر اس کو خواب آئی کہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے ٹھیکیداروں کو تمہاری ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے رابطہ کیا اور یہاں کام کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں مالی حالات بھی ان کے خراب ہوتے گئے۔ ایک دن بیوی نے کہا کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کوئی پیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ اسی دن یا اگلے دن غالباً ٹیکس کریڈٹ والوں نے کچھ رقم دے دی کہ تمہاری زائد رقم تھی۔ وہ رقم واپس آئی۔ پھر child benefit کی طرف سے رقم آ گئی اور اس طرح ان کو تیرہ چودہ ہزار ڈالر مل گئے۔ پس نیت کی نیکی شرط ہے اللہ تعالیٰ پھر نوازتا بھی ہے۔

افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں غانا میں تھا تو ایک شہر جس میں کچھ عرصہ میں رہا ہوں اس کا نام ٹمالے (Tamale) ہے۔ اس میں ہماری ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ کچے بلاکس کی بنی ہوئی مسجد تھی جس پر اندر باہر پلستر کر کے اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جب میں خلافت کے بعد پہلے دورے پر غانا گیا ہوں تو ٹمالے بھی گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑی دو منزلہ مسجد ہے، جو یہ آپ کی مسجد ہے اس سے قریباً تین گنا بڑی ہو گی۔ ساتھ اس کے دفاتر وغیرہ بھی ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا کہ ہمارے ایک احمدی نے اس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اور یہ بھی مجھے پتا ہے کہ ان کے لئے اتنا آسان نہیں تھا۔ تین چار سال میں انہوں نے اس کی payment کی۔ لیکن بہر حال انہوں نے کہا کہ سب کچھ میں کروں گا اور کیا۔ تو یہ مزاج جیسا کہ میں نے کہا احمدیوں کا ہر جگہ ہے۔ افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

پاکستان میں ہم مساجد تعمیر نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ مجھے لوگ بڑی بے چینی سے لکھتے ہیں کہ دعا کریں ہم مسجد بنا لیں۔ قانون کی وجہ سے مسجد تو بنا نہیں سکتے، کم از کم ایک ہال میسر آ جائے جہاں اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھ سکیں۔ منارہ اور گنبد تو دُور کی بات ہے، مسجد بنانے کے لئے سادہ محراب بھی نہیں بنا سکتے کہ کمرے کی شکل میں آگے محراب نکال دیں۔ بلکہ بعض جگہ تو ایسی سختی ہے کہ قبلہ رخ کوئی عمارت بھی ہم نہیں بنا سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں باہر دنیا کے ممالک میں ایسا نواز رہا ہے کہ ہمارے تصور اور کوشش سے بھی بڑھ کر یہ

اللہ تعالیٰ کی نوازشات ہیں اور مساجد بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو دیکھ کر شکر کے جذبات سے پُر ہیں اور آج یہاں کے رہنے والوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر میں بڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مسجد عطا فرمائی ہے۔ ایک ایسا گھر عطا فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہے۔ بیشک یہ گھر ہے تو خدا تعالیٰ کا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فائدے کے لئے یہ گھر نہیں بنایا۔ اس کا فائدہ بھی ان لوگوں کو ہو رہا ہے اور ہوتا ہے جو اس میں آتے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور مسجدوں کی تعمیر پر شکر ادا کرنے کا طریق جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے وہ اس آیت میں بیان ہوا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ’اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں‘۔

پس اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان جو ایک مومن ہونے کی اور مسلمان ہونے کی بنیادی شرط ہے یہ تو ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیام نماز بھی ضروری ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے؟ یہ پانچ وقت مقررہ وقت پر نماز باجماعت کے لئے آنا ہے۔ قیام نماز کا مطلب ہی یا نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ پھر زکوٰۃ دینا ہے۔ زکوٰۃ کیا ہے؟ یہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی اس قربانی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن نمازوں میں آنا اور باجماعت ادا کرنا اس میں سستی ہر جگہ پائی جاتی ہے جبکہ یہ بنیادی چیز ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ کے بارے میں مَیں یہ بھی بتا دوں ایک تو اس میں عمومی زکوٰۃ شامل ہے جو ہر اس شخص پر فرض ہے جو دولتمند ہے جس کا روپیہ بینکوں میں موجود ہے یا اس کے پاس موجود ہے۔ بڑی رقم ہے، سارا سال پڑی رہتی ہے۔ جس کے پاس سونا ہے، جس کے پاس چاندی ہے۔ بعض زمینداروں کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جن کے بڑے بڑے ڈیری فارم (Dairy Farm) ہیں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس زکوٰۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ اسی طرح خاص طور پر زکوٰۃ کے معاملے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس طرف عورتوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہاں آ کر بہتر حالات ہو کر ان کے پاس کافی سونے کے زیور ہوتے ہیں۔ بڑی عمر کی بھی، چھوٹی عمر کی عورتوں کو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ کافی بھاری سونے کے کڑے اور چوڑیاں پہنی ہوتی ہیں۔ بیشک پہنیں۔ زینت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اس پر زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے۔

پھر زکوٰۃ میں، تزکیۂ اموال میں، اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی ہے جو اشاعت دین کے کاموں میں خرچ کرتی ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے، مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے، مبلغین کا نظام ہے، سکول ہیں، ہسپتال ہیں۔

پھر اس زکوٰۃ کے بعد اگلا جو حکم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کسی سے خوف نہ کھاؤ۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف رہے تو پھر ہی انسان بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ ان ملکوں میں جو آزادی کے نام پر بہت سی برائیاں ہیں ان سے بچ سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہونا بڑا ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف ہی تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں قرآن کریم میں بیشمار آیات ہیں جن میں مختلف احکامات ہمیں دیئے گئے ہیں۔ پس اگر ان باتوں پر عمل ہے تو سمجھیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ شمار ہو سکتے ہیں اور مسجد کی آبادی کے مقصد کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ اور یہی عمل ہیں اور یہی ایمان پر قائم ہونا اور پختہ ہونا ہے جو مسجد کی تعمیر کا مقصد پورا کرتا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتی ہے ورنہ صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم نے مسجد بنا دی اور نمازوں پر کبھی کبھار آ گئے، خدا تعالیٰ سے زیادہ بندوں کا خوف ہونے لگے۔ دنیا کے لالچ اور ترجیحات ہوں، دین اور اس کے فرائض کو بھلا دیں تو پھر ایک عارضی ثواب تو شاید ایسے شخص نے کما لیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے مستقل فضلوں سے دُور چلے جانے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے۔

مسجد کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اس رنگ میں کریں کہ حقیقی اسلام اور احمدیت کا پیغام یہاں کے رہنے والے ہر شخص تک پہنچائیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے ساتھ لوگوں کا حق ادا کرنا بھی ہے۔ یہ ان لوگوں کا حق ہے کہ ہم ان تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائیں۔ انہیں گند اور غلاظتوں سے باہر لائیں۔ دنیا کو اس کے خالق حقیقی کا پتا دینا ہمارا کام ہے۔ اس وقت دنیا کی اکثریت دنیاوی ترقی اور اس کی چمک دمک اور اس میں گم ہو جانے کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتا کہ ان عارضی روشنیوں کے آخر پر ایک گھپ اندھیرا ہے جس میں یہ ڈوبنے والے ہیں۔ ایسے وقت میں یہ افراد جماعت کا کام ہے کہ دنیا کو روشن انجام کے راستے دکھائیں۔ ان کو یہ بتائیں کہ یہ عارضی روشنی ہے۔ اصل روشنی وہ ہے جس کا آخر روشن ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے ملتا ہے، اس کی عبادت کرنے سے ہوتا ہے اور بےنفس ہو کر عبادت کرنے سے ہوتا ہے اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمیں خود دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر ہوگی۔ دنیا کو ہم اسی وقت بتا سکتے ہیں جب ہم خود اپنے آپ کو بھی دیکھ رہے ہوں۔ اپنی آخرت کی بھی ہمیں فکر ہو تبھی ہم آگے روشنی دکھا سکتے ہیں۔ پھر ہم محبت اور پیار کے صرف نعرے لگانے والے نہیں ہوں گے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے حق بھی ادا کر رہے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے بلکہ ہمارے ہر قول و فعل سے جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے پیار اور محبت کے چشمے ابل رہے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بھی پیار اور محبت کے چشمے ابل رہے ہوں گے۔ جو لوگ ہمیں دُور سے دیکھ کر اور ہمارے نعرے کو سن کر ہمارے قریب آتے ہیں، جو اسلام کی خوبصورت تعلیم ہمارے سے سن کے متاثر ہوتے ہیں وہ قریب آ کر کبھی یہ نہ کہیں کہ تم جو دُور سے نظر آتے تھے اس طرح قریب سے دیکھنے پر نہیں ہو۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اُخروی جنت کو حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنائیں۔ اپنی عبادتوں سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں کچھ کھا اور پی لیا کرو۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مجلس میں بیٹھے تھے اور اکثر انہی سے روایات ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس پر پوچھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساجد جنت کے باغ ہیں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ تسبیح، تحمید۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، یہ سب کہنا اور پڑھنا جنت کے کھانے ہیں اور پینے ہیں۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات باب منہ حدیث 3509)

پس نمازوں کے ساتھ مساجد میں بیٹھ کر تسبیح اور تحمید کرنا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اس دنیا میں جنت کے پھل کھانا ہے اور جو اس طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہو وہ صرف اخروی جنت کو نہیں دیکھ رہا ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں بھی جنت کے پھل کھاتے ہیں اور کھلاتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

”قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے“ یعنی مضبوط قلعہ ہے جس میں انسان شیطان سے بچتا ہے اگر تقویٰ پر چلے۔ فرمایا کہ ”ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

ہر ایک کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ جو قربانیوں کے نمونے آپ نے دکھائے ہیں ان کو تقویٰ سے قائم رکھنا ضروری ہے۔ نہیں تو یہ عارضی قربانیاں ہوں گی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکر گزاری تبلیغ کا حق ادا کرنا بھی ہے لیکن مسجد کے بننے سے بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی خود بخود مسجد کی طرف نظر اٹھے گی اور مسجد دیکھ کر آپ کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اور اس وقت ہر احمدی کا عمل اور تقویٰ ہے جو دوسروں کی ہدایت کا باعث بنے گا۔ پس یہ مسجد یہاں رہنے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

والے ہر احمدی پر ذمہ داری ڈال رہی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کو نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔‘‘ فرمایا کہ ’’......جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔‘‘

آج بھی بہت سے لوگ مجھے لکھتے بھی ہیں اور بعض لوگ ملنے پر کہتے بھی ہیں کہ جماعت کے لوگوں کو دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ آپ کی تعلیم امن اور سلامتی اور پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔ پس اس کردار کو جاری رکھنا، اس تعلیم کو مزید پھیلانا، اس کو مستقلاً اپنے عملوں میں ڈھالنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’......خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے‘‘۔ روزانہ کی ایک ڈائری بن رہی ہوتی ہے جس پہ اعمال لکھے جاتے ہیں ’’پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے۔‘‘ اللہ تعالیٰ تو بناتا ہی ہے لیکن خود ہر شخص کو بھی چاہئے، ایک مومن کو بھی چاہئے کہ اپنے حالات کا ایک جائزہ لے۔ روزانہ اپنی ڈائری لکھے۔ دیکھے کیا میں نے اچھے کام کئے۔ کیا میں نے برے کام کئے۔ فرمایا کہ انسان کو بھی حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے‘‘ اور اس میں غور کرنا چاہئے۔‘‘ صرف لکھ نہیں لینا بلکہ اس پہ غور کرنا چاہئے ’’کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔‘‘ انسان کا غور کرنا یہ ہے کہ ہم نیکی میں کس حد تک بڑھے ہیں۔ کل جہاں تھے اس سے آگے قدم رکھا ہے کہ نہیں رکھا۔ فرمایا کہ ’’انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔‘‘ اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہماری نیکی جو کل تھی وہ آج بھی قائم ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارا قدم کل کی نسبت آج نیکی میں بڑھے۔ اگر نہیں تو سمجھو تم فائدہ نہیں اٹھا رہے، نقصان اٹھا رہے ہو، گھاٹے میں جا رہے ہو۔ فرمایا کہ ’’انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 138-137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی خاطر بھی لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے۔ جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو بچائیں۔ بعض اخلاقی لحاظ سے اگر بہتر لوگ بھی ہیں، بعض کہہ دیتے ہیں مذہب کو ہم نے کیا ماننا ہے ہمارے اخلاق بہتر ہیں۔ بعض بنیادی اخلاق تو بہتر ہیں، روزمرہ کے اخلاق ہیں، ملنا جلنا تو بہتر ہے، کسی کا حق بھی بعض نہیں مارتے لیکن بعض لحاظ سے آزادی کے نام پر اخلاقی طور پر یہ لوگ دیوالیہ ہو چکے ہیں اور پھر قانون بھی ان کو تحفظ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دنیا بالکل بھول چکی ہے۔ ایسے میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں ہم بھی اگر اپنی قدروں کو بھول کر، خدا تعالیٰ کو بھول کر، اسلامی اخلاق کو بھول کر دنیا کے پیچھے چل پڑے تو دنیا کی اصلاح کون کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیشک اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اور وہ تو پورے ہوں گے اور لوگ مل جائیں گے لیکن یہ نہ ہو کہ ہم اس سے محروم رہ جائیں۔ پس آج بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنا جائزہ ہر احمدی کو لینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کر سکیں۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ مسجد بنا دی۔ ہمارا ٹارگٹ تو یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے والوں کی تعداد کو بڑھانا ہے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہمارا ہر قدم آگے بڑھنے والا نہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی نمونہ نہ بن جائے۔ ہم میں سے کوئی کسی کو دکھ دینے والا نہ ہو بلکہ اپنوں، غیروں کا حق ادا کرنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 138۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے اور اپنے وہ نمونے قائم کرنے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا کل، ہمارے آج سے بہتر ہو۔ ہمارے بچے اور ہماری نسلیں اس بات کو سمجھنے والی ہوں کہ ان کے ماں باپ نے جو قربانیاں دیں، جو مسجدیں بنائیں، جو تبلیغ کے کام کئے اور بچوں کو دین کو دنیا پر قائم رہنے کی جو تلقین کی وہی حقیقی دولت ہے جو اُن کے لئے چھوڑی ہے۔ اور پھر آئندہ نسلیں اپنی نسلوں کے دلوں میں یہ سوچ پیدا کرتی چلی جانے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہماری آئندہ نسلیں بھی سمیٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ: رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء

......از صفحہ نمبر 4

ہیں اور عام طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدمت کرنے والوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کے سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ جلسہ جہاں ہماری تربیت کے سامان کرتا ہے، جلسہ پر شامل ہونے والوں کی خاص طور پر، اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں یہ پروگرام دیکھنے والوں کے لئے عام طور پر۔ وہاں غیر احمدی اور غیر مسلم مہمان جو جلسہ پر آتے ہیں اور یا پھر احمدیوں سے رابطے رکھنے والے ہیں اور اس وجہ سے ایم ٹی اے پر ہمارے پروگرام دیکھتے ہیں، بعض مخالفین بھی دیکھتے ہیں۔ اکثر اوقات پھر یہ جلسہ ان لوگوں کے لئے تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے، شامل ہونے والوں کے لئے بھی اور دنیا میں پھیلے ہوئے لوگوں کے لئے بھی۔ کئی احمدی اس کا اظہار کرتے ہیں کہ جلسہ کی وجہ سے ان کا تعلق ہمارے ساتھ مزید مضبوط ہوا ہے اور جماعت کو جاننے کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بعض غیر مسلم، غیر احمدی لوگ ایسے ہیں جو یہاں جلسے پر آتے ہیں اور یہاں کا ماحول دیکھ کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس بیشمار برکتیں ہیں جو جلسہ سالانہ کی ہیں اور اس کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ کے حوالے سے ہوتا ہے۔ جرمنی میں جو جلسے کے دوران غیروں پر اثر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جلسہ جرمنی پر بھی گزشتہ دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے جلسہ کے بارہ میں تأثرات پڑھ کر سنائے جن میں جلسہ کے اعلیٰ انتظامات، باہمی اخوت اور بھائی چارہ کی فضا اور حسن اخلاق کا ذکر تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے یا ماحول جو ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہمارا ہر عمل جو ہے، صرف تقریریں نہیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل جو ہے اس کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔

جلسہ سالانہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے غیر مہمان جو آتے ہیں وہ بھی بڑے متاثر ہو کر جاتے ہیں احمدی اگر نہیں بھی ہوتے تو متاثر ضرور ہوتے ہیں بلکہ بعض جماعت احمدیہ کے سفیر بن کر تبلیغ کا بھی کہتے ہیں۔ اس سال جرمنی کے جلسہ پہ جو وفود باہر سے آئے ان میں لتھوینیا، لاٹویہ، میسیڈونیا، بوسنیا، البانیا، رومانیہ، کوسووو، بلغاریہ، قازقستان، مالٹا بیلجیم، کروشیا اور ہنگری سے لوگ آئے تھے۔ ان وفود کی میرے سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف ممالک سے آنے والے وفود سے ملاقاتوں میں مہمانوں نے جو اپنے تاثرات دیئے ان کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح یہ جلسہ ان کے خیالات میں پاک تبدیلیوں کا ذریعہ بنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ نہیں کہ لوگ صرف آتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہم آزما کے تو دیکھیں احمدی ہیں کیسے؟ کہاں کہاں ان میں نقص ہیں تاکہ اس نقص کو تلاش کیا جائے۔ تو عمار صاحب جو سیرین ہیں اور جرمنی میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں حقیقت میں مَیں جماعت کا مخالف ہوں۔ مَیں اس لئے آیا تھا کہ میں خامیاں دیکھوں گا اور پھر ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ مَیں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّوں کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ گو کہ یہ آزمانا جو ہے یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو temptetion ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ پتا لگ گیا کہ کس نیت سے بعض لوگ آتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس غیروں کا متاثر ہونا ہم سے کچھ مطالبہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ ہم مزید اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہمارے ہر عمل سے اس کا اظہار ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد مہمانوں کے بہت اچھے اور نیک تاثرات کا خطبہ میں ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ حسن اخلاق کی بات ہے اور میں نے بتایا ہے کہ ہمارے اخلاق جو ہیں وہ ہر احمدی کے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ صرف غیروں سے یا نومبائعین سے نہیں بلکہ آپس میں بھی ہمیں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت اور رحم کا سلوک کرنا چاہئے اور رنجشوں کو ختم کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تأثرات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے اَور لوگوں کے بھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور عمومی طور پر لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض کمیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور ان کی نشاندہی کی ہے۔ بعض مہمانوں نے بتایا کہ اس دفعہ ٹرانسلیشن سننے والی ڈیوائسز (devices) جو تھیں، ان میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ پہلے تو نہیں شکایت آئی، شاید اس دفعہ ہو، بعض اوقات ٹرانسلیشن کے دوران کافی شور ہوتا تھا اور دوسری زبانیں بھی اس میں مکس (mix) ہو

جاتی تھیں۔ اس کا تجربہ تو مَیں نے خود بھی کیا ہے۔ میں وہاں جرمن تقریب میں جرمنوں کی تقاریر سن رہا تھا تو اس میں اردو ترجمہ کے اوپر دوسری زبانوں کے ترجمے شروع ہو گئے تھے اور بار بار انٹرفیئرنس (interference) ہوتی تھی۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ پیسے نہ بچائیں بلکہ اچھا انتظام کریں اور اچھی ڈیوائسز (devices) لے کر آئیں۔

میسیڈونیا کی ایک غیر احمدی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ بات تو ایسی اہم نہیں ہے کہ میں ذکر کروں لیکن ذکر کر دیتی ہوں۔ ہمیں ایسا کھانا ملا جس کی ہمیں عادت نہیں تھی جس کی وجہ سے بعض کو بعض تکلیفیں بھی ہو گئیں۔ پھر ایک خاتون نے یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے کھانوں میں ایسے مصالحے تھے جس کی وجہ سے ہم کھانا نہیں کھا سکیں۔ ہمارے لئے بڑا مشکل تھا۔

تو غیر ملکیوں کے کھانے کا انتظام تو ہو سکتا ہے۔ یہ انتظامیہ کا کام ہے۔ ابھی اتنی تھوڑی تعداد میں یہ لوگ آتے ہیں کہ یہ انتظام کوئی مشکل نہیں ہے۔ پھر سمجھتے ہیں ہم لوگ کہ پاستا (Pasta) بنا دیا تو سب کھا لیں گے۔ ہر ایک پاستا (Pasta) پسند نہیں کرتا۔ بعض علاقوں کے لوگوں کو شوربا یا اس قسم کے کھانے کی عادت ہے جو پتلا ہو۔ تو وہاں کے احمدی لوگ جو آتے ہیں اور مربیان و مبلغین کے ذریعہ سے ان کی خوراک کے بارے میں پتا کرایا جا سکتا ہے اور ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ نہ بنائی جا سکے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر ایک بات مجھے یہ بھی پتا چلی ہے کہ عورتوں میں مہمانوں کی مارکی میں احمدی عورتوں کا بھی رَش ہو جاتا تھا۔ اس طرف ہماری عورتوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور لجنہ کی انتظامیہ کو خاص طور پر کہ ہماری لڑکیاں اور عورتیں تین دن پرہیزی کھانا نہ کھائیں اور عام لنگر کا کھانا کھائیں تو مہمانوں کو کھانا کھانے اور کھلانے میں زیادہ سہولت ہو گی۔

پھر ایک خاتون نے مجھے براہ راست سوال کے رنگ میں پوچھا لیکن مقصد واضح تھا۔ یہ بتانا چاہتی تھی کہ بعض احمدی عورتوں کا حلیہ نماز کے وقت بھی صحیح نہیں ہوتا۔ عورتوں کے بال نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ سر ننگے ہوتے ہیں۔ پوری طرح ڈھکے نہیں ہوتے۔ اور اس کا اعتراض بالکل ٹھیک تھا۔ سامنے سے اور پیچھے سے بالوں کو ڈھانک کے رکھنا چاہئے۔ اس کی احتیاط کریں۔

بچوں کی ماؤں نے بھی بعضوں نے شکایت کی ہے یا شکوہ کے رنگ میں خط لکھا یا دعائیہ رنگ میں بھی لکھا کہ آئندہ سال یہ انتظام بہتر ہو جائیں کہ زیادہ چھوٹے بچوں اور جو بہت زیادہ شور مچانے والے ہیں اور بہ نسبت بڑے بچوں کی ماؤں کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے کیونکہ بہت زیادہ شور کی وجہ سے تقاریر سنی نہیں جا سکتیں۔ بٹھانے کا تو کوئی مقصد نہیں ہے۔

پھر اس طرف بھی بعض لوگوں نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ لڑکیوں کو جب سندات مل رہی تھیں تو اس وقت ایم ٹی اے نے زیادہ قریب سے لڑکیوں کے کلوز اَپ دکھانے شروع کر دیئے حالانکہ میری یہ ہدایت ہے کہ دُور سے دکھایا کریں اور چہرے نظر نہ آئیں۔ اول تو ہر لڑکی کا پردہ بھی صحیح ہونا چاہئے لیکن اگر نہیں بھی ہے تو ایم ٹی اے کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نئی کارکنات کو اگر صحیح اندازہ نہیں ہے یا ان کو بریف نہیں کیا گیا تو اس بارے میں آئندہ پابندی کی جائے۔ ایم ٹی اے یا جو بھی انتظامیہ ہے اس کا انتظام کرے۔ اور پردے کے بارے میں بعض باتیں ہیں تو انشاء اللہ میں صدرات لجنہ کو بعد میں بھیج دوں گا۔ اس کا یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہر دفعہ بہت ساری کمزوریوں کا مَیں ذکر کروں یا ان کی نشاندہی کروں۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی نظام بھی کامل کبھی نہیں ہو سکتا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں، انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور پھر جو کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو۔ اس میں درج کریں اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کر کے لائیں۔ جہاں جہاں ان کو کوئی سقم نظر آئے وہ نوٹ کر کے لائیں تا کہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے۔ آئندہ سال بہتر انتظام ہو۔ اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دورے کے دوران مجھے کچھ مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ غیر مہمان آ کر اسلام کے بارے میں جب معلومات لیتے ہیں تو ان کے لئے بڑی حیران کن بات ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ پہلو تو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، نہ ہمیں دکھایا گیا۔

حضور انور نے مساجد کے افتتاح کے موقع پر آئے ایسے مہمانوں کے تاثرات سے بھی بعض بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک شخص نے یہ بھی کہا اور یہ ایسی بات ہے جو آپ سب مردوں اور عورتوں کے لئے بڑی اہم ہے۔ (نوجوان مرد تھا) کہنے لگا کہ آپ کے خلیفہ تو بڑی عمر کے ہیں اور خلیفہ بھی ہیں۔ وہ اس حوالے سے شاید اپنی تعلیم پر عمل کرتے ہوں گے۔ اصل تو آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو اسلام کی تعلیم ہے اب پتا لگے گا کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں مرد اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے ہاتھ ملانے میں اپنے آپ کو بچاتے ہیں یا نہیں بچاتے۔ اب یہ بات کھل کے سامنے آئے گی۔ کہنے لگا کہ اگر دوسرے احمدی نوجوان بھی، لڑکیاں لڑکے بھی اس پر عمل کریں تو پھر میں سمجھوں گا کہ واقعی آپ اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

پس یہ بہت بڑا چیلنج ہے یہاں رہنے والے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے جو اس شخص نے احمدی مردوں اور عورتوں کو دیا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اب آپ کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے ہیں اور دیکھیں گے کہ آپ کے عمل کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی بتا دوں کہ جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والوں کی ممکنہ تعداد 72 ملین لوگوں تک ہے۔ جلسہ جرمنی پر پانچ ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جن میں سے ایک ریڈیو چینل نے، تین اخبارات نے، دو نیوز ایجنسیوں نے، اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اخبارات بھی ہیں۔ ٹی وی چینل ہیں۔ SWR ٹی وی، Baden ٹی وی، RTL ٹی وی، ZDF ٹی وی اور Albania ٹی وی اور بیشمار اور اخباروں کی خبریں بھی ہیں۔

{حضور نے مقامی انتظامیہ سے استفسار فرمایا: ابھی نماز تو دوسرے ہال میں ہو گی ناں؟}

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پچھلی دفعہ جب میں یہاں آیا تھا تو جو لجنہ اور انصار اللہ نے جگہ خریدی ہے اور بیت العافیت اس کا نام رکھا ہے وہاں کھلا ہال تھا، جگہ مل گئی تھی لیکن اس دفعہ کونسل کی طرف سے بعض اعتراضات کی وجہ سے جو ابھی تک حل نہیں کئے گئے وہاں نماز پڑھنے کی جگہ ابھی نہیں ملی جس کی وجہ سے آج عورتوں کو بھی یہاں جمعہ پڑھنے آنے کے لئے روکا گیا ہے اور صرف مرد حضرات آئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ لجنہ کا اور انصار اللہ کا کام تھا کہ اگر عمارت خریدی تھی تو اس کے جو قانونی تقاضے تھے ان کو بھی پورا کرتے اور جلد سے جلد اس عمارت کو قابل استعمال بناتے۔ پتا نہیں لجنہ اور انصار بھی شاید اسی معاملے میں بیٹھے رہے کہ کونسل ہمارے پاس آئے گی۔ خود ہاتھ جوڑ کر کہے گی کہ اپنے کام کر لو۔ یہ نہیں ہو گا۔ آپ لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے فوری طور پر قدم اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح اگر امیر صاحب اور جائیداد کا محکمہ اس میں involve ہیں تو ان کو بھی چاہئے کہ فوراً ان کی مدد کریں۔ یہ نہ ہو کہ آئندہ کئی سال اسی بات پہ بیٹھے رہیں کہ خود کونسل ہمیں درخواست کرے کہ ہم اپنی جگہ کو استعمال کر لیں۔ اب ان سستیوں کو چھوڑیں اور جو آپ کے کام کرنے کے تقاضے ہیں ان کو پورا کریں۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 30 ستمبر 2016ء کے شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے)۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 81 افراد اور 40 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 27 جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ پاکستان، انڈیا، یوگنڈا، انڈونیشیا، رشیا، آذربائیجان اور دوبئی سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

....

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دو مزید مساجد کے سنگ بنیاد کے لئے دو اینٹیں پیش کر کے دعا کروائی۔ ان دونوں مساجد کے سنگ بنیاد دوران سال کسی وقت رکھے جائیں گے۔

اس کے بعد گروپ فوٹو کا پروگرام ہوا۔ خدام الاحمدیہ کی سیکیورٹی ٹیم کے مختلف گروپس، شعبہ ضیافت اور شعبہ ملاقات نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

....

نکاحوں کا اعلان

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل 20 نکاحوں کا اعلان کیا۔

1۔ عزیزہ طوبیٰ احمد قمر صاحبہ بنت مکرم وحید احمد قمر صاحب کا نکاح عزیزم محمد منیب طارق صاحب ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ رافعہ محی الدین صاحبہ بنت مکرم غلام محی الدین صاحب کا نکاح عزیزم بصیر احمد شیخ صاحب ابن مکرم نصیر احمد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ ھبۃ الشافی احمد صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم انس احمد صاحب ابن مکرم شاہد منصور آفتاب صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ عمرانہ عرفان صاحبہ بنت مکرم عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم رانا شجاع الرحمان صاحب ابن مکرم رانا حبیب الرحمان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ انیقہ وڑائچ صاحبہ بنت مکرم شفیق احمد صاحب کا نکاح عزیزم وجاہت احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم الطاف حسین وڑائچ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ مرینہ خان صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود خان صاحب کا نکاح عزیزم عمران خان صاحب ابن مکرم زاہد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔ عزیزہ ماریہ سلیم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب کا نکاح عزیزم سہیل احمد صاحب ابن مکرم محمد احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔ عزیزہ مائدہ ارم بھٹی صاحبہ بنت مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم ساجد نوید گل صاحب ابن مکرم غلام سرور گل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔ عزیزہ مہوش اعجاز صاحبہ بنت مکرم محمد اعجاز صاحب کا نکاح عزیزم عثمان فاتح الدین صاحب ابن مکرم منیر الدین احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔ عزیزہ سفینہ غلام رسول صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب کا نکاح عزیزم حزقیل مظفر صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

11۔ عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین خان صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ خالد ٹارنٹسر صاحب ابن مکرم ولید طارق ٹارنٹسر صاحب کے ساتھ طے

پایا۔

12۔عزیزہ مبارکہ طور صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد طور صاحب کا نکاح عزیزم ملک عدنان احمد صاحب ابن مکرم محمد افضل صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

13۔عزیزہ سدرۃ المنتہیٰ چغتائی صاحبہ بنت مکرم ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم بلال سلیمان چغتائی صاحب ابن مکرم سلیمان الیاس چغتائی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

14۔عزیزہ مریم بوخ ہارٹ صاحبہ بنت مکرم یورگن بوخ ہارٹ صاحب کا نکاح عزیزم فواد احمد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

15۔عزیزہ سمیرہ کومل احمد صاحبہ بنت مکرم ابرار مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم رضوان ناصر صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

16۔عزیزہ ماریہ زبیر صاحبہ بنت مکرم محمد زبیر مہدی صاحب کا نکاح عزیزم نور احمد رضا حسن صاحب ابن مکرم محمد یونس حسن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

17۔عزیزہ صائمہ صنوبر افتخار صاحبہ بنت مکرم محمد افتخار صاحب کا نکاح عزیزم نبیل احمد کنگ صاحب ابن مکرم غلام عباس صاحب کے ساتھ طے پایا۔

18۔عزیزہ عطیۃ الآخر صاحبہ بنت مکرم ملک نادر علی صاحب کا نکاح عزیزم محمد طلحہ صاحب ابن مکرم محمد صدیق شاہد صاحب مرحوم کے ساتھ طے پایا۔

19۔عزیزہ خولہ ماہم محمود صاحبہ بنت مکرم شیخ خالد محمود صاحب کا نکاح عزیزم میاں منیب احمد صاحب ابن مکرم میاں عبدالسلام صاحب کے ساتھ طے پایا۔

20۔عزیزہ Marisa Albrecht صاحبہ بنت مکرم Andreas Izzo صاحب کا نکاح عزیزم Badar Ahmad Albrecht Mahmood صاحب ابن مکرم Ehya-ud-Din Alrecht Mahmood صاحب کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

10 ستمبر 2016ء بروز ہفتہ

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔

فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مردوخواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مردوخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور بیلجیم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً دو بجے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک ریسٹورنٹ میں نماز ظہروعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ریسٹورنٹ سے باہر ایک کھلے حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہروعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں کھانا کھایا گیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

سوا تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

پانچ بجکر دس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کر کے واپس فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (Board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر چھتیس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق سوا سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق سوا چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

لندن میں ورود مسعود

مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر لندن)، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام سات بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مردوخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیروعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

1۔حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔ 2۔مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ 3۔مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)۔ 4۔مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)۔ 5۔مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)۔ 6۔مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 7۔مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 8۔مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 9۔مکرم نذیر احمد بلوچ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 10۔مکرم منور احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 11۔مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 12۔خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔ 13۔مکرم اطہر احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے خطبات جمعہ، مساجد کے افتتاح وسنگ بنیاد اور وفود کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتوں اور حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور بعض پروگراموں کی Live ٹرانسمشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔

1۔مکرم منیر احمد عودہ صاحب۔ 2۔مکرم توقیر مرزا صاحب۔ 3۔مکرم عطاء الاول عباسی صاحب۔ 4۔مکرم عدنان زاہد صاحب۔ 5۔مکرم ذکی اللہ احمد صاحب۔

اس کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔

جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔

ان احباب کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے میڈیا میں نشر ہونے والی خبروں کا مختصر جائزہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی آمد اور حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس اور کوریج

....

جلسہ سالانہ جرمنی پر درج ذیل پانچ ٹی وی چینلز، ایک ریڈیو چینل اور تین اخبارات اور دو نیوز ایجنسیز کے جرنلسٹس اور نمائندے آئے ہوئے تھے۔

ٹی وی چینلز:

SWR TV-1 - Baden TV-2 -
RTL TV-3 - ZDF TV-4 - Albania TV-5

ریڈیو چینل:

Die Neue Welle-1

اخبارات:

Badisches Tageblatt-1
Stuttgarter Zeitung-2
Suddeutsche Zeitung-3

نیوز ایجنسیز:

DPA Press Agency-1
Katholische Nachrichten Agentur-2

....

مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی کوریج

❁ ...... مسجد فونگ شٹڈ کے سنگ بنیاد کے موقع پر درج ذیل تین اخبارات نے کوریج دی۔

Darmstadter Echo-1
Pfungstadter Woche-2
Sudhessen Morgen-3

❁ ...... مسجد فرانکن تھال کے سنگ بنیاد کے موقع پر درج ذیل دو ریڈیو چینلز اور دو اخبارات نے کوریج کی۔

ریڈیو چینلز:

Regenbogen Radio-1
RPR Radio-2

اخبارات:

Mannheimer Morgen-1
Rheinpfalz Zeitung-2

❁ ...... مسجد مورایزرلوہن کے افتتاح کے حوالہ سے ایک ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن WDR کے علاوہ درج ذیل تین اخبارات اور ایک ریڈیو چینل نے کوریج کی۔

اخبارات:

Iserlohner Kreisanzeiger-1
Stadtspiegel Iserlohn-2
Hombruch Aktuell-3

❁ ...... مسجد مورفیلڈن کے افتتاح کے حوالہ سے RTL Hessen ٹی وی سٹیشن کے علاوہ درج ذیل دو

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

اخبارات نے کوریج کی۔
1۔Freitags Anzeiger
2۔Darmstadter Echo

جلسہ سالانہ، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے حوالہ سے میڈیا کی مجموعی کوریج

مورخہ 27؍اگست سے 6 ستمبر تک مساجد کے سنگ بنیاد، افتتاح اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئیں۔

ان کی Potential Viewership مجموعی تعداد 72 ملین سے زائد بنتی ہے۔

ان خبروں کے حوالہ سے چند خبروں کی تفصیل قارئین کے لئے درج کی جارہی ہے۔

❁......Frankenthaler Zeitung ایک مقامی اخبار ہے اور روزانہ شائع ہوتی ہے۔ یہ Die Rheinpfalz اخبار کا حصہ ہے جو 2 لاکھ 35 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ اس اخبار نے اپنے 31؍اگست کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی۔

مرزا مسرور احمد نے اپنی اردو تقریر جو کہ اکثر احمدیوں کی زبان ہے میں تعاون پر شہر کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ باقی تقریباً تمام جگہوں میں لوگ ایسے منصوبوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق اس کی وجہ اسلام کے نام پر غلط کام کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ بات کہ ان کے کئی ہم مذہب اپنی آبائی زبان کی بجائے جرمن زیادہ بہتر طریق پر بولتے ہیں یہ ثابت کرتی ہے کہ احمدی اس ماحول میں جذب اور ملک کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس سوال پر کہ اس مسجد سے کیا پیغام پھیلنا چاہئے مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ''محبت، امن اور ہم آہنگی''۔

❁......ایک علاقائی اخبار Badische Zeitung نے جو روزانہ ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں فروخت ہوتی ہے اپنے 5 ستمبر کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی۔

خلیفہ (المسیح) نے اپنے خطبہ میں دنیاوی باتوں میں غرق ہو جانے سے بچنے کی نصیحت کی۔ اس کی بجائے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہوا۔ انہوں نے اپنا خطاب اردو میں کیا جو پاکستان کی سرکاری زبان ہے۔ خلیفہ پاکستان میں پیدا ہوئے اور کافی عرصہ سے بیرون ملک رہ رہے ہیں کیونکہ (پاکستان میں) احمدی مظالم کا شکار ہیں۔ 65 سالہ مرزا مسرور احمد 2003ء میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے دھیمے لیکن واضح الفاظ میں کہا کہ جو اسلام مَیں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور رواداری سے مرصّع ہے۔

اس سے پہلے انہوں نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ جلسہ سالانہ ایک ٹریننگ کیمپ ہے۔ اس میں دل کی اصلاح اور دوسرے انسانوں سے محبت سے پیش آنے کی تربیت ہونی چاہئے۔

ملک میں انٹیگریشن کے حوالہ سے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہر شخص پر لازمی ہے کہ وہ ملکی قوانین کو مانے اور وفادار شہری بنے۔

جماعت کے نمائندہ واگس ہاؤزر نے اپنی جماعت کو اصولوں پر قائم لیکن لبرل قرار دیا۔ عبادت مردوں اور عورتوں نے الگ الگ ہالوں میں کی۔ ہفتہ کے روز بہت سے باپ اپنے بچوں کے ساتھ نظر آئے۔ منان حق نے جو صوبہ بادن اور ٹمبرگ سے ہیں بتایا کہ خلیفہ نے خاوندوں کو بچوں کی تربیت میں حصہ ڈالنے کی نصیحت کی ہے۔

❁......ایک قومی سطح کا اخبار Suddeutsche Zeitung جس کا شمار جرمنی کے بڑے اخباروں میں ہوتا ہے اور اس کو پڑھنے والوں کی تعداد 5.8 ملین بتائی جاتی ہے نے اپنے 7 ستمبر کے شمارہ میں ''اسلام۔ غیر سیاسی'' کے عنوان سے درج ذیل خبر شائع کی۔

احمدیوں کی پُرامن اور غیر سیاسی روش پر شائد ہی کوئی سوال اٹھائے۔ سعودی عرب طرز کے وہابی اسلام سے احمدیوں کا کوئی تعلق نہیں۔ کسی سیاسی اسلام کا ان پر اس لئے بھی شک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ 70 کی دہائی میں خود اسلامی انتہا پسندی کی وجہ سے پاکستان سے نکالے گئے تھے۔ یہ جماعت زیادہ تر اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے جن کے بچے اکثر آبی ٹوور کرتے ہیں۔ انٹیگریشن کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کو ایک مثالی جماعت کہا جاسکتا ہے۔

خلیفہ نے اپنے ایک خطاب میں کہا کہ ہر ایک کو جو یہاں اس جلسہ میں شامل ہے جاننا چاہئے کہ ان تین دنوں میں اسے دنیا سے کلی انقطاع حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں خدا تعالیٰ کو یاد کریں۔

❁...... جرمنی کے ایک بڑے شہر Stutgart کے اخبار Stuttgarter Zeitung نے بھی اپنے 5 ستمبر کے شمارہ میں خبر شائع کی۔ یہ اخبار روزانہ چھپتی ہے اور جرمنی بھر میں جاتی ہے۔ ساڑھے سات لاکھ کی تعداد میں یہ اخبار روزانہ فروخت ہوتی ہے۔ اس اخبار نے لکھا:

خلیفہ نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ اسلام جسے وہ جانتے ہیں اس کا خاصہ محبت، امن اور برداشت ہے۔ اس سے قبل انہوں نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ ترقی حاصل کرنے کے لئے ایک تربیتی کیمپ ہے۔ اس کا مقصد دلوں کی اصلاح کرنا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنا ہے۔ کسی میزبان ملک میں انٹیگریشن کے لئے ہر ایک کو اس ملک کے قوانین کی پابندی کرنی چاہئے اور وہاں کا وفادار شہری بن کر رہنا چاہئے۔

❁......صوبہ بادن اور ٹمبرگ کے ایک ٹی وی چینل SWR TV نے مورخہ 2 ستمبر پر اپنے شام چھ بجے والے پروگرام Landesschau Aktuell میں خبر نشر کی۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا ہے۔ اس میں خاص طور پر مقامی خبریں تفصیل سے نشر کی جاتی ہے۔ اس ٹی وی کو دیکھنے والوں کی تعداد 15 لاکھ بتائی جاتی ہے۔

اس ٹی وی پر ایک منٹ اور 55 سیکنڈ کی خبر نشر ہوئی جس میں انہوں نے بتایا کہ احمدی عدم تشدد، ہر کسی سے نیک سلوک اور باہمی عزت کی تعلیم دیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا سالانہ اجتماع عالمی روحانی رہنما خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی شرکت سے خاص درجہ حاصل کرلیتا ہے۔

احمدی اس اجتماع میں تین دن منظّم طور پر خصوصی عبادات کرتے ہیں اور مذہبی امور پر گفتگو کرتے ہیں۔ اجتماع کے بڑے حصے سیٹلائٹ کے ذریعہ 90 سے زائد ممالک میں نشر کئے گئے۔

❁......اسی طرح صوبہ بادن اور ٹمبرگ کے ایک اور صوبائی ریڈیو چینل SWR2 نے 2 ستمبر کو اپنے پروگرام Kulturgesprach میں تفصیل سے جماعت کے بارہ میں خبر دی۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا ہے اور مختلف Culture کے موضوعات پر بحث ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اسلام کے اندر ایک اصلاحی جماعت ہے۔ جماعت احمدیہ بہت متحرک اور نظریاتی طور پر اپنے مؤقف میں بہت واضح ہے۔ اسی وجہ سے بعض صوبوں میں اس جماعت کی بہت حمایت کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات کا واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ اسلام تشدد سے پاک ہے اور غیر مبہم طور پر ہر قسم کے تشدد کی مذمت کرتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ بہت سے رفاہی کام کرتی ہے۔ مثلاً پناہ گزینوں کی مدد کرنا وغیرہ۔ جماعت احمدیہ اپنے طریق کے ساتھ دوسری اسلامی تنظیموں کی نسبت اس معاشرے میں زیادہ مضبوطی سے جڑیں پکڑ چکی ہے۔

❁...... جرمنی کے ایک قومی سطح کے اخبار Die Frankfurter Neue Presse نے بھی اپنے 9 ستمبر کے شمارہ میں خبر شائع کی۔ یہ اخبار روزانہ 56 ہزار 500 کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے۔ ان کا Main Focus فرینکفرٹ اور اس کے گردونواح کے علاقوں پر ہوتا ہے۔ انہوں نے مورن فیلڈن میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کے عنوان سے درج ذیل خبریں شائع کیں۔

جماعت کے ممبران اور بہت سے معزز مہمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ خلیفہ خود اس کے افتتاح کے لئے لندن سے تشریف لائے۔

مرزا مسرور احمد، جو خلیفہ ہیں، نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ مسجد ایک امن کی علامت ہے۔ بچوں نے خلیفہ کا استقبال نظموں سے کیا۔ اس کے بعد مسلمان سربراہ نے Board کے سامنے سے ایک پردہ ہٹایا جس پر مسجد کا نام درج تھا اور ساتھ دعا کروائی۔ اس کے بعد سب ایک خوبصورت ٹینٹ میں جمع ہوئے جس میں خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جو کہ سن 2013ء میں بھی Morfelden مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر آئے تھے، بہت سی دلچسپ اور مفید معلومات دیں۔ اس دوران یروشلم کا بھی ذکر ہوا جو تین مذاہب کے لئے بہت بڑا مقام رکھتا ہے۔ عیسائیت، اسلام اور یہودیت کے لئے۔

پھر خلیفہ نے کہا کہ اگر یہ تینوں مذاہب اپنی تعلیمات پر عمل کریں، تو یروشلم میں امن قائم ہوتا۔ وہ بات جو تمام عالمی مذاہب کو متحد کرتی ہے جن میں ہندوازم اور بدھ ازم بھی شامل ہیں وہ یہ ہے کہ سب کی بنیاد امن اور محبت پر ہے۔ نئی مسجد کا قیام اس لئے بھی ہے تا کہ اس میں منصوبے بنائے جائیں تا انسانیت کی مدد کی جاسکے۔ لیکن یہ صرف تب ممکن ہوگا، جب نفرتیں دور کی جائیں، خوف کو ہٹایا جائے اور لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کی جائے اور لوگ آپس میں گفتگو کیا کریں تا کہ غلط تاثرات دور کئے جاسکیں۔

خلیفہ کے خطاب سے قبل عبداللہ واگس ہاؤزر نے جو کہ امیر جماعت جرمنی ہے، نہ صرف شہر کا تعارف کروایا بلکہ مقامی جماعت کا بھی تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد امیر صاحب کی تقریر کا خلاصہ درج ہے جس میں جماعت کی کارکردگی اور خدمات کا ذکر ہے اور شہر اور جماعت کا تعارف درج ہے۔ نیز مسجد کے اعداد وشمار کا بھی ذکر ہے۔ امیر صاحب کی تقریر کے خلاصہ کے بعد پادری، بدھ ازم کے نمائندہ اور پھر میئر صاحب کی تقاریر کا بھی مختصر ذکر کیا گیا۔

بقیہ: سالانہ اجتماع انصاراللہ 2016ء

از صفحہ نمبر 13......

الٰہی سے بچانے کے واسطے ذکر الٰہی سے زیادہ کوئی چیز موجب نجات نہیں۔ دراصل ذکر الٰہی، دل اور روح، دونوں کی غذا ہے۔ اور یہ چند خود تراشیدہ وظائف کا نام نہیں بلکہ نماز، تلاوت قرآن کریم، دعا اور استغفار، نوافل کی ادائیگی، آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا، سب ذکر الٰہی میں آتا ہے۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کے اختتامی اجلاس کی صدارت حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم قاری نواب احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے اپنے خیالات کا مختصراً اظہار کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ترقیات سے نوازا اور قادیان کے قریب بٹالہ میں رہنے والے آپؑ کے شدید معاند کو ہر پہلو سے ناکام ونامراد کردیا۔

بعدازاں مکرم سیّد منصور احمد شاہ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنی مختصر تقریر میں اجتماعات کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ان تین دنوں میں ہمارے اندر کیا مثبت تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ نیز ان ایام میں جس طرح ہم نماز باجماعت ادا کرتے رہے ہیں، ہمیں واپس جاکر بھی اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہئے اور اس کو اپنی عادت بنالینا چاہئے کیونکہ بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے ہمارا عملی نمونہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ علم انعامی کے حوالہ سے مجموعی کارکردگی میں بڑے ریجنز میں اوّل ساؤتھ، دوم نورؔ اور سوم فضلؔ ریجن رہا۔ جبکہ چھوٹے ریجنز میں ساؤتھ ویسٹ اوّل قرار پایا۔ مجموعی کارگزاری کی بنیاد پر چھوٹی مجالس میں اوّل مجلس براملے اور لیوشم، دوم مجلس لیورپول اور سوم مجلس بکسلے قرار پائی۔ جبکہ بڑی مجالس میں سوم مجلس ناربری، دوم مجلس مچم جبکہ مجلس تھارٹن ہیتھ اوّل آکر علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ خطبہ جمعہ کے اُس حصہ کی ریکارڈنگ پیش کی گئی جس کا تعلق مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع سے تھا۔

بعدازاں مکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع نے مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال 2009؍انصار اجتماع میں شامل ہوئے جبکہ زائرین سمیت کُل حاضری 2836؍رہی ہے۔

مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے اختتامی تقریر میں کہا کہ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی نصائح سننے کے بعد اب مجھے کچھ زیادہ نہیں کہنا ہے۔ موصوف نے مختلف امور کے بارہ میں معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں قرآن کریم کے چودہ پاروں کا لفظی ترجمہ اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی طبع ہوچکا ہے اور بہت کم قیمت پر (بغیر کسی منافع کے) دستیاب ہے۔ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

آپ نے کارڈف میں مسجد کی تعمیر کے لئے کی جانے والی کوششوں کا بھی ذکر کیا اور تعمیر کی اجازت جلدی مِل جانے اور اس پر عملدرآمد میں آسانی پیدا ہونے کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔ اپنی مختصر تقریر کے آخر میں مکرم صدر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد پیش کیا جس میں حضورؓ نے فرمایا ہے کہ انصاراللہ اپنی عمر کے لحاظ سے اگلے جہان میں جانے کی تیاری کررہے ہیں اور اس لئے اُن کا حساب صاف ہونا چاہئے۔

اسی طرح مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کیا جس میں حضورؑ نے نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ انسان کو خدا کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

دعا کے ساتھ، جو مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کروائی، یہ اجلاس اور سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 34ویں سالانہ اجتماع 2016ء کا انعقاد

خطبہ جمعہ کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام، علمائے سلسلہ کی تربیتی تقاریر اور معلوماتی پریزنٹیشنز، علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد، معلوماتی نمائش اور مختلف شعبہ جات کے رابطہ سٹالز

(رپورٹ: فرخ سلطان محمود۔ ناظم رپورٹنگ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ کو رُبع صدی سے زائد عرصہ سے یہ سعادت حاصل ہوتی چلی آرہی ہے کہ خلفائے احمدیت کی براہ راست ہدایت، رہنمائی اور دعاؤں سے فیضیاب ہوتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ ان ترقیات کی پیمائش کا ایک ذریعہ سالانہ اجتماعات بھی ہیں۔ امسال مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 34ویں سالانہ اجتماع کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ ایک نئے مقام ’اولڈ پارک فارم کنگزلے‘ (Old Park Farm, Kingsley) میں نہایت کامیابی کے ساتھ بتاریخ 30 ستمبر، یکم و 2؍اکتوبر 2016ء منعقد ہوا۔ نیز اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کی سعادت یہ بھی تھی کہ سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍ستمبر میں اجتماع کے حوالہ سے انصار کو نہایت قیمتی نصائح ارشاد فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ: ’’آج سے مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہورہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔

بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصاراللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ تو بہرحال اصل چیز تو ان اجتماعوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

صدر صاحب انصاراللہ نے مجھے کہا کہ خطبہ میں انصار کو مخاطب کر کے کچھ کہہ دیں۔ انصاراللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ mature ہوتی ہے، پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے اور ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو پختہ عمر ہونا اور دوسرے ان بڑی عمر کے لوگوں کی مجلس کا نام انصاراللہ ہونا ہر ممبر کو، ہر احمدی مرد کو جو چالیس سال سے اوپر ہے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کا احساس دلانے کے لئے کافی ہے۔ یہ ذمہ داری یا ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو ایک ناصر کو ادا کرنا چاہئے؟ ان کا خلاصہ انصاراللہ کے عہد میں بیان ہوگیا ہے۔

پہلی بات یہ کہ ہر ناصر، ہر شخص جو مجلس انصاراللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے۔ اور اسلام کی مضبوطی کے لئے کوشش اپنے علم اور طاقت سے نہیں ہوسکتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے اور تعلیم کے لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے۔ اس میں کسی انسان نے تو کوئی اور مضبوطی پیدا نہیں کرنی ہے۔ ہاں اپنے آپ کو اس سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے تاکہ اس کامل اور مکمل دین کا ہم مضبوط حصہ بن سکیں۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصاراللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو، اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ جب یہ حق قائم ہوگا تو تبھی احمدیت پر ہم سچے دل سے قائم ہوں گے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعتِ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہوگا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصاراللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے، انصار نے اپنے عہد میں ایک عہد یہ بھی کیا یا دوسرے لفظوں میں اس ذمہ داری کو نبھانے کا، اٹھانے کا وعدہ اور اعلان کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہوگی؟ یہ کوشش تبھی ہوگی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم ٹی اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے کہیں دُور بیٹھے ہوئے سنا جاسکتا ہے۔ پس انصاراللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اپنی اولادوں کو بھی۔ یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں علاوہ اور باقی تربیتی باتوں کے تاکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلے چلتے رہیں اور قائم رہیں تاکہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں۔ یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 21؍اکتوبر 2016ء)

امر واقعہ یہی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی امسال منعقد ہونے والے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا روایتی افتتاح بھی عمل میں آگیا۔ حضور انور کا بلاشبہ یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود بھی اپنے غلاموں کے لئے اپنی شفقت کا انتہائی محبت سے اظہار فرمایا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی نصائح پر عمل کرنے اور حقیقی معانی میں انصاراللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

اولڈ پارک فارم کنگزلے میں جماعت احمدیہ کا پہلا فنکشن ایک ہفتہ قبل یہاں منعقد ہونے والا مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع تھا۔ ایک ہفتہ بعد یہاں مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے۔ انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے لئے الگ الگ حصّے مخصوص تھے۔ حدیقۃ المہدی سے محض چار کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اس مقام اجتماع کا ایک بڑا حصہ پارکنگ کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اگرچہ امسال ایک نئی جگہ، نامساعد حالات، موسمِ سرما کے آغاز اور اجتماع کے دوسرے روز بارش ہوجانے کے باعث مقامِ اجتماع اور خصوصاً پارکنگ ایریا میں کیچڑ ہوجانے کی وجہ سے شاملینِ اجتماع کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑی۔ تاہم اس زحمت کے باوجود اجتماع کے تیسرے روز بھرپور حاضری ریکارڈ کی گئی۔ الحمدللہ

امسال سٹیج کی بیک گراؤنڈ سادہ مگر دیدہ زیب تھی۔ سبز رنگ کے کینوس پر سورۃالنحل کی آیت 91 تحریر تھی جس کے ساتھ اس کا انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا تھا۔ اس آیت کا اردو ترجمہ یوں ہے: ’’یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حُکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔‘‘

مارکی میں مختلف بینرز آویزاں تھے جن پر خصوصیت سے مجلس انصاراللہ کے قیام کے مقاصد اور انصار کے لئے خلفائے سلسلہ کی ہدایات رقم تھیں۔

مارکی کے پچھلے حصہ میں ایک معلوماتی نمائش کا اہتمام تھا۔ اس خوبصورت نمائش کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ میں مختلف موضوعات پر آیاتِ قرآنی اور اُن کا ترجمہ آویزاں تھا نیز مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی میز پر ترتیب سے رکھے گئے تھے۔ نمائش کے دوسرے حصہ میں ایک میز پر تبلیغی سٹال کا نقشہ پیش کیا گیا تھا اور ساتھ میں کیلی گرافی سے مزیّن ایک پوسٹ بنائی گئی تھی جس کے پس منظر میں روشنی کرکے اسے نمایاں کیا گیا تھا۔ جبکہ نمائش کے تیسرے حصہ میں مجلس انصاراللہ یوکے کے نیشنل اور علاقائی سطحوں پر ہونے والے اہم پروگراموں کی تصاویر اور معلومات پر مبنی پوسٹرز نمائش کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ نیشنل شعبہ وصیت یوکے، چیریٹی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور ڈیجیٹل ریڈیو Voice of Islam نے اپنے سٹالز بھی لگائے ہوئے تھے۔

ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ امسال منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں تلاوت، حفظ قرآن، نظم، تقریر (اردو و انگریزی)، فی البدیہہ تقریر (اردو و انگریزی)، ٹیم کوئز اور پیغام رسانی جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں والی بال، فٹ بال، رسّہ کشی، گولہ پھینکنا، وزن اٹھانا، کلائی پکڑنا، صف اوّل کی 50 میٹر اور صف دوم کی 100 میٹر کی دوڑیں، ٹینس اور کرکٹ کے گیند پھینکنے کے مقابلے شامل تھے۔

امسال کی ایک اہم پیش رفت اردو میں کی جانے والی تمام تقاریر کے Live (براہ راست) انگریزی ترجمہ کا انتظام بھی تھا۔ اس مقصد کے لئے مکرم ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب مقرر تھے۔ اُن کی مدد مکرم ثاقب جہانگیری صاحب اور مکرم ڈاکٹر چودھری مظفر احمد صاحب نے کی۔

سالانہ اجتماع کا پہلا روز

30 ستمبر 2016ء کو مقام اجتماع میں موجود احباب نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور مقامی طور پر نماز جمعہ اور عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ شام ساڑھے چار بجے لوائے انصاراللہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل لندن نے لوائے انصاراللہ جبکہ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ مکرم امام صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں انصار کو بعض تربیتی امور سے متعلق توجہ دلائی۔ اور بعدازاں دعا کروائی۔

اجتماع کا پہلا باقاعدہ اجلاس ساڑھے پانچ بجے مکرم چودھری وسیم احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ برطانیہ کی تھی جس کا عنوان تھا: ’’ذکر حبیبؑ‘‘۔ یہ تقریر اردو زبان میں تھی۔

آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام کو اپنے صحابہ کے جذبات کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ کا بیان ہے کہ ایک بار بہت رات گئے وہ یہ خبر حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے کے لئے حاضر ہوئے کہ ایک دوست یوسف علی صاحب قریب المرگ ہیں۔ یہ اطلاع دینے کے لئے انہوں نے حضور علیہ السلام کے مکان کے اُس حصہ کے بیرونی دروازہ کے قریب پہنچ کر آواز دی جہاں حضور علیہ السلام رات کو آرام فرمایا کرتے تھے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے آواز دینے پر حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ صاحبزادہ صاحب ہیں؟ عرض کیا: جی۔ حضور علیہ السلام نے خادمہ سے فرمایا: ’’جلدی دروازہ کھول دو، ثواب ہوگا‘‘۔ یہاں غور کرنے کا مقام ہے کہ خادمہ کا کام ہی خدمت ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام اُس سے بھی اگر کسی خدمت کا تقاضا کرتے ہیں تو اُس خدمت کے نتیجہ میں بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو ہی پیش نظر رکھتے ہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی قوّت قدسیہ ایسے عظیم مقام پر دکھائی دیتی ہے کہ بسااوقات اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کے حالات اور خیالات سے آپؑ کو خبر دیا کرتا تھا اور آپؑ معترضین کے اعتراضات کا جواب اُن کے پوچھے بِنا ہی دے دیا کرتے تھے یا اپنے خدام کی تالیف قلب کے لئے اُن سے احسان کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ جو ایک مسکین الطبع شخص تھے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں حضور علیہ السلام کے پینے کیلئے دودھ کا گلاس آیا تو میرے دل میں حضورؑ کا پس خوردہ دودھ پینے کی خواہش پیدا ہوئی۔ لیکن وہاں موجود باقی افراد کا خیال کر کے چُپ ہورہا۔ اسی اثناء میں حضور علیہ السلام نے ازخود فرمایا: میاں عبدالعزیز! آؤ یہ دودھ پی لو۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم فہیم احمد انور صاحب

نائب صدر صف دوم نے انگریزی زبان میں کی۔ تقریر کا عنوان تھا: ’’بحیثیت والد ہماری ذمہ داری‘‘۔ موصوف نے بتایا کہ اس وقت جنریشن گیپ (Generation Gap) کے نتیجہ میں کئی مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جہاں بچوں کو اپنے والد سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہئے وہاں والد کو بھی بچوں سے محبت، شفقت اور دوستانہ برتاؤ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اسی طرح ایک والد جو مجلس انصاراللہ کا بھی رُکن ہو، اُسے اپنے عہد کے یہ الفاظ ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ: ’’مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا‘‘۔

اس سیشن کی تیسری اور آخری تقریر مکرم ندیم الرحمٰن صاحب کی تھی۔ انگریزی زبان میں کی جانے والی اس تقریر کا موضوع ’’انٹرنیٹ کے مسائل اور والدین کے فرائض‘‘ تھا۔ آپ نے بتایا کہ انٹرنیٹ کا بڑا مقصد مختلف طبقات کے درمیان علم میں فرق کے اختلاف کو کم کرنا اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ معلومات مہیا کرنا ہے۔ چنانچہ انٹرنیٹ کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ اس سے آپ مختلف علوم کو بنیادی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک حاصل کرسکتے ہیں۔ نیز انٹرنیٹ کے ذریعہ لوگوں کے درمیان باہمی روابط مضبوط کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعہ علم کے ذرائع کو وسیع کیا جاسکتا ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال مجلس انصاراللہ برطانیہ کا انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم سکھانے کا پروگرام ہے۔ مزید یہ کہ تبلیغ کے اہم ذرائع بھی انٹرنیٹ کے مرہون منّت ہیں۔ تاہم انٹرنیٹ کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں جن سے بچنے کے لئے دعا اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع کا دوسرا روز

آج صبح کے اجلاس میں علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا جبکہ اُسی وقت میدانِ عمل میں چند ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد اجتماع کا تیسرا سیشن مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک Presentation ہوئی جو مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ یوکے نے پیش کی۔ مقرر موصوف نے گزشتہ پانچ سال میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تبلیغی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ گزشتہ پانچ سال میں برطانیہ کے 3792/دیہات وزٹ کئے گئے اور واقعتہً گھر بہ گھر پہنچ کر نیز نمائشوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اسلام احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔ اسی طرح شہروں میں گزشتہ پانچ سال میں 12130 تبلیغی سٹالز لگائے گئے جبکہ اس عرصہ کے دوران تقسیم کئے جانے والے لیفلیٹس کی تعداد 2.7 ملین سے زائد ہے۔ نیز کتب "Life of Muhammad[sa]" اور حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب "Pathway to Peace" کی تقسیم کے لئے خصوصی مساعی کی گئی۔ اسی طرح گزشتہ پانچ سال کے دوران مختلف نمائشوں، مجالس سوال و جواب اور اسی نوعیت کے پروگراموں کی کُل تعداد 1170 رہی۔ ان پروگراموں کی بازگشت مختلف سطحوں پر بلکہ پارلیمنٹ میں بھی سنی گئی۔ اس تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں صرف گزشتہ سال 124/سعید روحیں اسلام احمدیت کی آغوش میں آئیں۔

اس سیشن کی اگلی تقریر مکرم ٹوبان ایفرام موانجے (Toban Ephram Mwanje) صاحب کی تھی۔ آپ کا تعلق یوگنڈا سے ہے اور اس وقت برمنگھم میں مقیم ہیں۔ آپ نے قریباً بیس سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا: "Persecution of Ahmadis in the UK & Role of Young Ansar"۔ یعنی برطانیہ میں احمدیوں کے خلاف مذہب کی بنیاد پر جاری تشدّد کی مہم کے جواب میں نوجوان انصار کا کردار کیا ہونا چاہئے۔

مقرر موصوف نے برطانیہ میں احمدیت کی مخالفت کے مختلف پہلو بیان کئے اور بتایا کہ اس کے نتیجہ میں ہم انصار پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ خداتعالیٰ سے بہت بڑھ کر تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے نماز اور عبادات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ نیز اپنی روایات اور اقدار کی حفاظت کرنا اور اطاعت کے جذبہ کے ساتھ اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیمات سے دوسروں کو روشناس کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیوں کو بھی ایسے مقام پر لانا چاہئے جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ ایک عملی مسلمان کا کردار کیا ہوتا ہے۔ نیز مقامی حکام سے رابطہ کرکے شر پسند عناصر سے نبٹنا چاہئے۔

اس تقریر کے بعد شعبہ تبلیغ اور شعبہ مال کے حوالہ سے اعلیٰ کارکردگی کی حامل مجالس کے زعماء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے اعزازات تقسیم کئے۔

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل لندن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیت 34 تھی جس کا ترجمہ ہے: بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

محترم امام صاحب نے دعوت الی اللہ کے میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ کرام کے پاکیزہ نمونہ سے متعدد واقعات بیان کئے۔ اور بتایا کہ ان وجودوں نے دین کی تبلیغ کے لئے ہر صعوبت صبر سے برداشت کی اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات اُن پر نازل ہوئے۔

آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کے اِس ارشاد پر اپنی پُراثر تقریر کا اختتام کیا۔ حضور انور فرماتے ہیں کہ ’’ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر، مبلغ اور نقیب بننا چاہئے‘‘۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع کا چوتھا سیشن مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی Presentation مکرم نثار آرچرڈ صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی جس کا موضوع تھا: ’’خداتعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کا طریق‘‘۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ کا مقام نہایت اعلیٰ و برتر ہستی کا مقام ہے۔ اور کسی انسان کے ساتھ باہمی تعلق کا اظہار خود خداتعالیٰ یوں کرتا ہے کہ اگر کوئی ایک قدم اُس کی طرف اٹھائے تو وہ دس قدم اُس بندے کی طرف آئے گا۔ اور اگر کوئی چل کر اُس کی طرف جائے تو وہ دوڑ کر اپنے بندہ کی طرف آئے گا۔ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت پیدا کرنی چاہئے۔ جس کا طریق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی سکھایا ہے کہ ہم محبت کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔

خداتعالیٰ سے تعلق اُستوار کرنے کیلئے ایک اہم چیز نماز کا قیام ہے۔ غور کریں کہ اگر کوئی ہمارا عزیز ہمیں فون کرے تو کیا ہم اُس کے فون کا جواب نہیں دیں گے!؟۔ تو کیا وہ عزیز ترین ہستی جو ہمیں اذان کی صورت میں Call کرتی ہے تو ہمیں اُس Call کا جواب نماز کے ذریعہ دینا کس قدر ضروری ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خداتعالیٰ سے اظہارِ محبت کا بہت بڑا ذریعہ نماز ہے اور یہ خداتعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اس کے بعد مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب چیئرمین میراتھن واک نے 29/مئی 2016ء کو ایسٹ لندن میں منعقد ہونے والی سالانہ میراتھن واک کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ امسال ہمارا ٹارگٹ نصف ملین پاؤنڈز اکٹھا کرنا ہے جس میں سے 3لاکھ 70 ہزار سے زائد رقم اکٹھی ہوچکی ہے اور قوی امید ہے کہ 30 نومبر تک (Poppy Appeal میں حصہ لینے کے بعد) نصف ملین پاؤنڈ کا ٹارگٹ حاصل کرلیا جائے گا۔ امسال اڑہائی ہزار افراد نے میراتھن واک میں حصہ لیا تھا جن میں پانچ سو سے زائد غیر از جماعت افراد تھے۔ اب تک مجلس انصاراللہ برطانیہ کے تحت منعقد کی جانے والی تمام میراتھن واکس میں مجموعی طور پر 2.7 ملین پاؤنڈز کی رقم اکٹھی کی جاچکی ہے اور 250 رفاہی اداروں میں یہ رقم تقسیم کی گئی ہے۔ ان اداروں کے نام اور ان کو دی جانے والی رقوم (دیگر معلومات کے ساتھ) متعلقہ ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

اس کے بعد مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب سیکرٹری میراتھن واک نے مختلف عوامی نمائندوں اور نامور شخصیات کے منتخب پیغامات پیش کئے اور چند اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سلائیڈز کے ذریعہ دکھائیں۔

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی تھی جس کا موضوع تھا ’’برکاتِ خلافت۔ ذاتی مشاہدات کے آئینہ میں‘‘۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خلافت کے مقام کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ پس برکاتِ خلافت دراصل برکاتِ رسالت اور برکاتِ نبوّت کا ہی سلسلہ ہے اور جو اطاعتِ خلافت میں جس قدر ترقی کرتا چلا جاتا ہے اُسی قدر اُس کی اخلاقی اور روحانی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے۔

محترم مولانا صاحب نے خلافتِ احمدیہ سے بےلوث محبت اور غیر معمولی عشق کے حوالہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں پیش آنے والے نہایت مؤثر واقعات کا دلنشیں انداز میں تذکرہ کیا اور یہ واضح کیا کہ جس طرح خلیفۂ وقت کو احباب جماعت سے ایک گہری محبت کا تعلق ہوتا ہے اور وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ اُن کی روحانی اصلاح اور ترقیات کے لئے مسلسل کوشش کرتا چلا جاتا ہے اسی طرح احباب جماعت بھی خلافتِ حقّہ کے ایسے عشق میں گرفتار ہیں کہ خلیفۂ وقت کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اور آپ کے وجود مبارک سے مستفید ہونے کے لئے ہر قربانی پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔

مقرّر موصوف نے اپنی تقریر کا اختتام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک دردمندانہ نصیحت کے ساتھ کیا جس میں حضورؓ نے احباب جماعت کو نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ سے چمٹے رہنے اور کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کی تھی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع کا تیسرا روز

2/اکتوبر 2016ء بروز اتوار کی صبح اجتماع کے پانچویں سیشن میں چند علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ اسی دوران میدانِ عمل میں ورزشی مقابلہ جات کے فائنل بھی کروائے گئے۔ اجتماع کے چھٹے سیشن کا آغاز مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں تلاوت و نظم سے ہوا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم کلیم احمد طاہر صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ یوکے نے "Islamic family values and cultural values" کے موضوع پر انگریزی زبان میں کی۔

مقرر موصوف نے کہا کہ برابری، باہمی عزت، دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا، محبت اور اعتماد کا سلوک کرنا...... یہ وہ اقدار ہیں جنہیں اگر گھریلو زندگی میں شامل کیا جائے تو گھر جنّت کا نمونہ بن جاتے ہیں۔

ایک قدر جس کا اسلام میں حکم دیا گیا ہے وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرنے کا اصول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوسروں سے ایسے ہی برتاؤ کرو جیسا کہ تم اپنے ساتھ سلوک کیا جانا پسند کرتے ہو۔ جہاں بھی یہ سنہری اصول فراموش کیا جاتا ہے وہاں خاندانی نظام میں دراڑیں آجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ خاوند اور بیوی کا باہمی رشتہ ایسا ہونا چاہئے جیسے دو سچے اور مخلص دوستوں کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی بھی شخص کے اخلاق اور اُس کے تعلق باللہ کی گواہ اُس شخص کی بیوی ہوتی ہے۔ جس کا اپنی بیوی سے حسن سلوک نہ ہو اُس کا خداتعالیٰ سے بھی اچھا تعلق نہیں ہوسکتا۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد خان صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تھی۔ اردو زبان میں کی جانے والی اس تقریر کا موضوع ’’بچوں کی پرورش کے سنہرے اصول‘‘ تھا۔ اپنی تقریر میں مقرر موصوف نے قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ والدین کو اپنا نمونہ بچوں کے سامنے پیش کرنے کا تربیتی حکم بیان کیا۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے اردو زبان میں ’’ذکرالٰہی کے ثمرات‘‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے دین کی تعلیم کی بہت سی شاخیں اور بہت سے پہلو ہیں مگر ہمارے دین کی عمارت کی بنیاد، اور ہمارے مذہب کے درخت کی جڑ، اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس سے تعلق اور اس سے محبت ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کے حسن کو انسان ہر وقت یاد رکھے۔

مقرر موصوف نے قرآن وحدیث سے واضح کیا کہ ذکرالٰہی انوار کی کنجی ہے۔ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور انسان کی روحانی ترقی ہوتی ہے۔ ذکرالٰہی کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ ...... یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَاتُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَابَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کرلیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دھیان اسی بچے میں رہے گا، اسی طرح پر جو لوگ خدا سے سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خداتعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے۔‘‘

مقرر موصوف نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ عذاب

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا 2016ء
......................از صفحہ نمبر 20

❁......**جرمن کونسلیٹ Peter Fahrenholtz نے حضور انور کی تقریر پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:** میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضور انور کا vision نہایت مثبت ہے۔ انہوں نے حقیقی اسلام کو بیان فرمایا جو کہ امن، عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفہ کے ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آرہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پراپیگنڈہ کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم ہوسکتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کیلئے ایک درد تھا جو کہ میں نے خود ان کے قریب بیٹھ کر محسوس کیا ہے۔ میں بے شک ایک سینئر ڈپلومیٹ ہوں اور دنیا بھر کے لیڈروں اور شخصیات سے ملا ہوں مگر ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور میں ان کے اس پیغام کو جہاں تک ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

❁......**جنگ اخبار کے ایک کالم نویس آصف جاوید صاحب جو اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتے ہیں وہ حضور انور سے ملے اور کہنے لگے:** مجھے یقین ہے کہ آپ کو پاکستان میں آپ کا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس مل جائے گا۔ آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ جب آپ کو یہ مقام مل جائے تو آپ ہم سب کے ساتھ عدل وانصاف کریں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 'یہی تو میں نے کہا ہے کہ عدل وانصاف ہونا چاہئے۔'

حضور انور کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں کراچی کا بدقسمت مہاجر ہوں۔ اس پر حضور انور نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ 'پھر تو ہم برابر ہوئے اس فرق کے ساتھ کہ حکومت نے ہمارے خلاف قانون بنایا ہوا ہے۔' اس پر موصوف نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ وعدہ کریں کہ جب آپ اقتدار میں ہوں گے تو ہم مہاجرین، سندھی اور بلوچوں سے بھی انصاف کریں گے۔

موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جیسی جماعت دنیا میں کہیں نہیں ہے اور آج جس طرح میں نے محسوس کیا ہے اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ میں بہت خوش ہوں۔

❁......**Sir Andrew Leslie صاحب جو کہ وفاقی حکومت کے Whip ہیں اور فیڈرل منسٹر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی ہے۔ اس دوران میں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک کیا۔ میں اپنی دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ آپ لوگ نہ صرف کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ ساری دنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو نہایت باوقار، باحکمت اور نفیس انسان ہے۔

❁...... **منسٹر آف سائنس اینڈ فنانس Navdeep Bains صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج مجھے خلیفہ کا قرب حاصل کرنے کا بہت بڑا اعزاز ملا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایک اہمیت ہے۔ نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ سارے ملک میں آپ کی قدر ہے۔

آپ کی جماعت نے یہاں گزشتہ پچاس سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ آپ بہت ساری مساجد تعمیر کررہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔

موصوف نے کہا: اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی ہے۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ میں اس پر آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ لوگوں نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

❁......**ایک مہمان John Tory جو کہ میئر آف ٹورانٹو ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے لئے ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں پچاس سالہ قیام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خلیفۃ المسیح دنیا بھر میں امن اور سلامتی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی تمام باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں۔ خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی ہوگی۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

ایک اور بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ جماعت کا نوجوانوں کو تعلیم دینا اور ان کو صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خوب محنت کرتی ہے تاکہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپکا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہورہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپکو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپکو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

❁......**Marilyn Iafrate بیان کرتی ہیں:** جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرا نواں (9th) سال تھا۔ پچھلے جلسوں کے مقابلہ میں یہ جلسہ سب سے اچھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے بے تابی سے انتظار تھا۔ میں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔ سیکیورٹی کا نظام بہت اعلیٰ تھا۔ ساؤنڈ سسٹم بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹرز بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے headsets کے استعمال کو دیکھ کر میں خوش ہوئی، کیونکہ ان کے بغیر ہمارا جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہ ہوتا، یعنی حضور کا کینیڈین لوگوں سے خطاب سننا۔ ہمیشہ کی طرح آپ مہمانوں سے بہت ادب اور احترام سے پیش آتے ہیں، اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں۔ ہم اس کے بہت مشکور ہیں۔ ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت کے حق میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ اور عرب میں negativity کے برعکس تھا۔ حاضرینِ جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

❁......**Najva Amin اسسٹنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن اونٹاریو:** جب میں پریمیئر کے ساتھ عورتوں کی طرف گئی تو بہت اچھا لگا۔ سب نے کھلے دل سے ہمارا استقبال کیا اور محبت سے پیش آئے۔ جو عورتیں پریمیئر کا دورہ کروا رہی تھیں، وہ سب ہی نہایت مؤدب اور خوش اخلاق تھیں۔

❁......**ڈیب شولٹے ممبر آف پارلیمنٹ کنگ وان:** ہمیشہ کی طرح ہی میں آج بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو کہ اس جلسہ کو نہایت منظّم طریق سے چلا رہے ہیں لیکن خلیفہ صاحب کا یہاں موجود ہونا ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں 25 ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظّم طریق پر چلنا رضا کاروں کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے جو آپ کی کمیونٹی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے۔ ہمارا ہسپتال جو (انشاء اللہ) پیس ویلج کے پاس ہی بنایا جارہا ہے آپ کی کمیونٹی نے شروع ہی سے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اس بات کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا کہ جس طرح آپ لوگوں نے شامی پناہ گزینوں کی ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعے اُن کی ہر قسم کی مدد کی۔ اُن کی رہائش کے علاوہ ہر قسم کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا۔ نہ صرف یہاں بلکہ تمام دنیا میں ہیومینٹی فرسٹ انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔

میرے خیال میں آپ کی کمیونٹی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی ہے۔ بچپن سے ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اُن کی سوچ اور عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔ پس یہ پورے کینیڈا کے لئے ایک مثال ہے۔

❁......**گارنٹ جینَس ممبر آف پارلیمنٹ شیرؤڈ البرٹا۔ ڈپٹی منسٹر آف ہیومن رائٹس اور ریلیجن:** باوجود اتنی بڑی تعداد کے یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ میری ملاقات تقریباً ایک ماہ قبل خلیفہ صاحب سے لندن میں ہوئی تھی اور اُن کی یہاں شمولیت نے اس جلسہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اُن کی راہنمائی میں آپ کی جماعت کینیڈین معاشرہ میں خوب خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

انسانیت کی خدمت اور مذہبی رواداری آج ایسے مسائل ہیں جو ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ میں نے اس ضمن میں بہت کام کیا ہے۔ پاکستان میں جو آپ کو تکالیف کا سامنا ہے اُن سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں ہم انسانیت کی خدمت اور ہر قسم کی آزادی کے قائل ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم کینیڈین پوری دنیا کے لئے نمونہ بننا چاہتے ہیں خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں جو ناانصافی اور ظلم ہے اُس کو دور کرنے کے لئے ہمیں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

خلیفہ صاحب سے ملاقات کا ایک بہت عمدہ تجربہ تھا۔ صرف آٹھ گھنٹے لندن میں رہا اور جماعت نے مجھے بہت ساری سیاست سے متعلقہ کتب دیں جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔ خلیفہ صاحب سے مل کر اور بات کرکے بہت اچھا لگا۔

❁......**امرجیت سوہی۔ منسٹر آف انفراسٹرکچر کینیڈا:** السلام علیکم۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے باعثِ عزت ہے۔ میں البرٹا میں آپ کے بہت سے پروگرامز میں شامل ہوا ہوں وہاں بھی آپ کی کافی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میرے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظّم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل وانصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔

❁......**پیٹرک براؤن۔ لیڈر آف پروونشل پارٹی:** مَیں جلسہ پر کئی سالوں سے آرہا ہوں اور آپ کی جماعت کا اتنا منظّم جلسہ دیکھ کر ہر بار دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس بار خلیفہ صاحب کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ساتھ ساتھ ٹورانٹو کے لئے بھی یہ فخر ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے کینیڈین معاشرے میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرا جماعت کے ساتھ پُرانا تعلق ہے اور میں نے پاکستان جا کر شہداء کی فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اس سب سے مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کی کینیڈا جیسا ملک کس حد تک مذہب آزادی اور رواداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اس ملک میں ہمیشہ خوش آمد سمجھیں۔

❁......**لیڈر این ڈی پی پارٹی۔ انڈریا ہورواٹ:** میں جب بھی جلسہ پر آتی ہوں تو خوب فائدہ اُٹھاتی ہوں۔ خاص کر اس بات کی کہ خلیفہ صاحب کا انگریزی میں براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اُن کی سب باتیں سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ نیز قرآن کریم کو خوبصورت قرأت سے بھی سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ جلسہ پر بہت لوگ آئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ کس روحانی معیار کے ہیں اور اس جلسہ سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جماعت کے بارہ میں جب میں نے پہلی مرتبہ سنا تھا تو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے الفاظ سے تعارف ہوا تھا۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ جماعت کی بیشمار خدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلم جماعت اونٹاریو کو ایک بہتر جگہ بنا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ بھول جاتے ہیں کہ کینیڈا جیسے ملک میں ان کو کتنی آزادی اور حقوق حاصل ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھتی ہے۔

❁......**ہرندر ملہی۔ ایم پی پی بریمپٹن سپرنگ ڈیل:** کینیڈین پارلیمنٹ کے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفہ صاحب کو خوش آمدید کہنے کا موقعہ ملے گا۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے ہمارے اوپر پچھلے بیس سالوں سے کتنے احسانات ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ ہمارے حلقہ (بریمپٹن) میں جماعت ایک مسجد تعمیر کر رہی ہے۔

❁......**شیرن ویبسٹر۔ کنگسٹن جمیکا، سینیئر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن جمیکا:** مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آج یہاں جلسہ پر آیا ہوں اور خلیفہ صاحب کا خطاب سنا ہے۔ اس پیغام کو میں اپنے ساتھ جمیکا واپس لے جاؤں گا۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ آپ لوگ خواتین کو اپنی زندگیوں میں بہت سی اہم ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ عمیر خان جو ہمارے ملک کے جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اُن کو میں نے آج صبح ٹی وی پر دیکھا جب کہ میں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ لیکن ان کو دیکھ کر مجھے آج بھی یہاں آنے کا خیال آیا اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ میں نے یہ ایک اچھا فیصلہ کیا یہاں آ کر۔ جماعت احمدیہ کا نظام نہایت منظّم ہے۔ ان کا پیغام امن و سلامتی کا ہے۔ یہ باتیں میرے دل میں خاص جگہ رکھتی ہیں۔ آج مختلف معززین کے جماعت کے بارہ میں تاثرات سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کتنی مقبولیت حاصل ہے۔

❁......**کرسٹی ڈنکن۔ منسٹر سائنس:** جماعت احمدیہ کینیڈا میں جو خدمات کر رہی ہے ان کا میں شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ میری فیملی کی طرح ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ ان کے خلیفہ صاحب آج یہاں پر موجود ہیں۔

نیتھن فلپ سکویئر ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ ہر مشکل وقت میں کینیڈا کا ساتھ دیتی ہے۔ چاہے وہ فورٹ میکمری میں لگنے والی آگ کا افسوس ناک واقعہ ہو یا خدام

الاحمدیہ کا ایک ملین پاؤنڈ زفوڈ غریبوں کے لئے جمع کرنا ہو۔ اس کے علاوہ خون کے عطیات کے کیمپس اور ہسپتال کی تعمیر کے اخراجات کی مدد وغیرہ بھی جماعت کرتی رہتی ہے۔ میں دلی طور پر امیر صاحب کینیڈا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

❁......**لاؤرا البنیس۔ منسٹر آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ فار پروونس آف انٹاریو:** اس جگہ پر آنا میرے لئے بہت خاص بات ہے۔ یہ ایک خاص تہوار ہے جو پچاس سالہ جشن منعقد کیا جا رہا ہے کینیڈا میں اور چالیسواں جلسہ ہے۔ ہمارے درمیان خلیفہ صاحب موجود ہیں۔ پچھلی مرتبہ 2012ء میں تشریف لائے تھے۔ میرے لئے یہاں پر آنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہت خدمت کرنے والی ہے اور اس کی ایک مثال ہمیں فورٹ میکمری کے واقعہ کے دوران جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح شامی پناہ گزینوں کے آنے پر جو اہم کردار جماعت احمدیہ نے اونٹاریو اور جی ٹی اے میں ادا کیا۔ ہم اس لحاظ سے بہت عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ باتیں کینیڈین قدروں کے عین مطابق ہیں جیسا کہ آپ کا نعرہ ہے ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔

❁......**سوین سپان۔ MP لبرل پارٹی مسی ساگا لیک شور:** یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ایک مرتبہ پھر میں جماعت کے جلسہ پر آئی ہوں۔ دوبارہ جماعت احمدیہ کے احباب سے ملاقات ہوئی اور زبردست جلسہ دیکھنے کو ملا۔ جلسہ میں انتظامی، کلچرل اور عدل ظاہری طور پر نظر آتا ہے۔ ہمارے اور آٹوا کے لئے یہ خوشی کا موقعہ ہے۔ جماعت احمدیہ ہمارے معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو امن، اتحاد کا پیغام پیش کرتی ہے، وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتا ہے۔

خلیفہ صاحب کا کینیڈا میں آنا، نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام ملک کے لئے خاص بات ہے۔ ہمارا مستقبل کافی روشن ہے اگر ہم مل کر کام کریں جیسا کہ اس جلسہ پر جماعت احمدیہ نے کر کے دکھایا ہے۔

❁......**اندرانا دوہارس۔ MPP ایسوسیٹ منسٹر ایجوکیشن:** جماعت احمدیہ کے افراد میرے ساتھ جوش وجذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

جلسے میں جیسے ہی خلیفہ صاحب تشریف لائے اس وقت خاص طور پر روحانی ماحول قائم ہو گیا تھا۔ خلیفہ صاحب کی موجودگی میں میرے لئے اسٹیج پر آنا بڑے اعزاز کی بات تھی۔ جس کو میں کبھی نہیں بھلا سکتی۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ کہ یہ لوگ اتنی محنت سے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

❁......**اینڈریو لیزلی۔ فیڈرل گورنمنٹ وِپ:** جماعت احمدیہ کے افراد بہت جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس پیمانے پر جلسہ منعقد کرنا ٹورانٹو جیسے شہر میں آسان نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تمام کام رضاکارانہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ہم شدت سے خلیفہ صاحب کا آٹواہ میں آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

❁......**یاسمین رتنسی۔ MP ڈان ویلی ایسٹ:** میں 2004ء سے جماعت احمدیہ کو جانتی ہوں۔ میری ذاتی ملاقات خلیفہ صاحب سے ہو چکی ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیمات صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

❁......**فرینسسکو سوربارا۔ MP وان:** جماعت احمدیہ سے مل کر ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔ بہت سارے طریقوں پر جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کرتی ہے جیسا کہ ہسپتال بنانا، غرباء کو کھانا کھلانا، شامی پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرنا وغیرہ۔

❁......**سلمہ زاہد۔ MP سکاربروسینٹر:** جماعت احمدیہ نے کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں بہت سی خدمات کی ہیں۔ پناہ گزین کی بات ہو یا فورٹ میکمیری کا حادثہ۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ مدد کرنے میں پہل کرتی ہے۔

❁......**نودیپ بینز۔ منسٹر آف انوویشن سائینس اینڈ اکونا مک ڈیولپمنٹ:** جلسہ پر لوگ جو اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں نظر آتی ہے۔ جسٹن ٹروڈو کی طرف سے میں یہاں آیا ہوں۔ خلیفہ صاحب کو ان کا خاص سلام پہنچاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہر مرتبہ تعاون میں اوّل ہوتی ہے۔

❁......**جون ٹیری۔ Mayor ٹورانٹو:** جماعت احمدیہ سے میرا تعلق تیس سال سے ہے۔ انتہائی منظّم جماعت ہے۔ کینیڈا میں کافی مساجد تعمیر کی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہمیت ان کے جذبہ اور خدمتِ انسانیت میں نظر آتی ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے فرمایا ہے وہ کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ اسلام کو بہت غلط سمجھا گیا ہے، اس لئے ان جلسوں کی وجہ سے اسلام کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

❁......**راب کیفر۔ Mayor of Bradford:** جماعت احمدیہ کا بریڈفورڈ شہر کے ساتھ کافی گہرا تعلق ہے۔ نوجوان اپنا سالانہ اجتماع یہاں منعقد کرتے ہیں۔ میں اس اجتماع میں شامل ہوا ہوں اور ان کے انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ جو پیغام خلیفہ صاحب نے دیا ہے، اس کا ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے۔

❁...... **راج سندھو۔ Councilor of Bradford:** پچھلے آٹھ سالوں سے جلسے میں شریک ہو رہا ہوں۔ رضاکاروں کی خدمت اور انتظامیہ کی محنت دیکھ کر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو میں اپنے شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد ہی بریڈفورڈ میں اپنا جلسہ منعقد کریں گے۔ بریڈفورڈ میں خلیفہ صاحب کی آمد کا انتظار ہے۔

❁......**راج گریوال MP۔ بریمپٹن ایسٹ:** الیکشن کے وقت مختلف گھروں میں لیف لیٹس دے رہے تھے۔ تب جماعت احمدیہ کے احباب ہمیں اپنے گھروں میں چائے کے لئے بلا لیتے تھے۔ پس مجھے اس جماعت کے ساتھ خاص پیار کا تعلق ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام عین کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ یہی کینیڈا کا مغز ہے۔

❁......**کمل کھیرا۔ Parlimentary Sec. Brampton West:** جماعت احمدیہ کو میں کئی سالوں سے جانتی ہوں۔ جماعت احمدیہ سے ہی کینیڈا مکمل ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونا، میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

❁......**بوب ڈلنی۔ MPP Missisaga Streetsville:** سالانہ کیلنڈر مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس جلسے میں مَیں سولہویں مرتبہ شامل ہوا ہوں۔ خلیفہ صاحب کی آمد کی وجہ سے بہت لوگ جمع ہو گئے۔ اس کے باوجود انتظام بہترین رہا۔ پارکنگ ٹریفک اور سکیورٹی کی چیکنگ، تمام امور باوقار اور ایک منظّم طریق کے ساتھ ہوتے رہے۔ یہی جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ خلیفہ صاحب بالکل پوپ کی مانند ہیں۔ اگر کوئی مسلمان نہ بھی ہو پھر بھی ایسے وجود کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر خاص اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کی طرف سب توجہ کرتے ہیں۔ کینیڈا بہت ہی خوش قسمت ہے کہ خلیفہ صاحب لمبے عرصہ کے لئے آئے ہیں۔

❁......**سمیر دوسل۔ President of the Canada Pakistan business Council:** اس جلسہ میں کئی سالوں سے شریک ہو رہا ہوں۔ یہ تمام دنیا کو امن وسلامتی پر اکٹھا کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ کینیڈا میں رہتے ہوئے اپنے تمام خیالات کا آسانی سے اظہار کر سکتے ہیں۔

❁......**سونیا سِدھو۔ MP Brampton South:** میں خلیفہ صاحب کے خطاب سے بہت متأثر ہوں۔ تمام باتیں ان کی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہم سب امن سے رہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپس میں فساد ہو۔ یہ ایک بہترین پیغام ہے۔ اکثر احمدی احباب میرے حلقے میں ہر قسم کی مدد کرتے ہیں۔ میرا تعلق امرتسر سے ہے اس لحاظ سے میرا جماعت احمدیہ سے ایک خاص تعلق ہے۔

....

امریکہ سے آنے والے بنگالی افراد کے وفد میں شامل غیر احمدیوں کے تأثرات

❁......امریکہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر 91 افراد پر مشتمل بنگلہ دیش کے احمدی احباب کا وفد آیا تھا۔ یہ سب امریکہ کے مختلف علاقوں میں مقیم ہیں۔ ان میں سے آٹھ غیر احمدی زیرِ تبلیغ احباب بھی تھے۔ بعض غیر از جماعت نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا

❁...... **غازی شہید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں:** کہ تمام زندگی یہ ملاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سُنّی مسجدوں سے دور رکھا۔ ان کی بیوی ایک نیک عورت ہیں۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ اس جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت محبت اور عزت دیکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔ انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا۔ اس کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔ اس واقعہ نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

❁......**تمنا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں:** کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئیں تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی ہے۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی۔ تمنا صاحبہ نے کہا ہے اب وہ بیعت کی شرائط پڑھ رہی ہیں۔ صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

❁......**زبیر حسین صاحب کہتے ہیں:** کہ وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی محسوس ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔ حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں“۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اوّلیت دیتے ہیں۔

❁......**فیصل احسن صاحب کہتے ہیں:** کہ حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی مسجد میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

❁......**شاہدہ امان صاحبہ بتاتی ہیں:** کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوئیں۔ کیونکہ یہ اردو سمجھتی ہیں۔ موصوفہ نے بتایا ہے کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت ہی روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

....

سیریا سے آنے والے احمدیوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر سیریا سے وہ احمدی احباب جو حال میں ہی کینیڈا تشریف لائے اور پہلی مرتبہ جلسہ میں شمولیت اختیار کی ان کے تاثرات:

❁......مکرم حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی حضور انور کے ساتھ ایسے جلسے میں شرکت کی توفیق عطا فرما۔ لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائیگی اور خداتعالیٰ مجھے اس سے بہت زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے اسٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میری آنکھیں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ اور ایسے میں ان مشکل ایام کی ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی۔ جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے۔ اور اس وقت میرا دل خداتعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں، میں حضور انور کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خداتعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

❁......مکرمہ ریم مصطفےٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ اتنی بڑی تعداد کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظّم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آ رہی تھی۔ ہم ان تمام لوگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد، تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

❁......مکرمہ سلمہ الجبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم وضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف

اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

❁......ایک سیرین احمدی دوست احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتدا میں میری نماز خشوع و خضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

میں ایک کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا۔ Gord Simpson نامی یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب ملحد ہو گیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے زندگی میں کبھی محبت، بھائی چارہ اور امن وسلام کے بارہ میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام پہلے کبھی نہیں سنا۔ اور مجھے اس طرح کے اسلام کے بارہ میں جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

❁......ایک سیرین دوست فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا، پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔

اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ واری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھانے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے۔ اور بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجر و ثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر و ثواب کے برابر ہوگا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

❁......اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کے لئے خواب دیکھ رہے تھے اور یہ خواب اس جلسہ میں پورا ہو گیا جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا۔ آپ تو نُورٌ علیٰ نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پر جوش اور جذباتی ہو گئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

❁......احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے۔ اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

❁......سیرین احمدی محمد الحاج عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جا سکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کی اچھل کود کو بھی مد نظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔

جلسہ نہایت مناسب مقام پر ہوا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل و حمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے دیگر خطابات اور ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔

میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر حضور انور کے آخری دن کے خطاب کو بہت پسند کیا۔ احمدیوں کی اپنے امام کے لئے محبت ان مہمانوں کے لئے حیران کن امر تھا۔

❁......مکرم عبد القادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصاً جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ خلافت کی برکات اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت ہے۔

....

میڈیا کوریج

آج کے دن بھی جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اخبارات نے کوریج دی۔

جلسہ سالانہ میڈیا نیوز رپورٹ۔ 9/ اکتوبر 2016ء

❁......آن لائن اخبار دی نیوز مسی ساگا (The News Mississauga) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 30 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/ اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

❁......احمدیہ خلیفہ کی انتہا پسند نام نہاد علما پر تنقید

خلیفہ احمدیت نے بتایا کہ مسلمانوں کے انتہا پسند نام نہاد علما اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر کر لوگوں کو وعظ کرتے ہیں۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ خودکش حملے کیے جائیں، لوگوں کا بے جا قتل کیا جائے، اور دیگر وحشیانہ سلوک لوگوں سے کیا جائے۔

اگر مسلمان اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کریں گے تو تمام مسائل کا آپ ہی خاتمہ ہو جائے گا۔ ان مسائل کا پہلا حل یہ ہے کہ نام نہاد علما کے خلاف سخت اقدام اور کارروائی کی جائے۔

افسوس کی بات ہے کہ چند لوگوں کے بدفعل کو اسلام کی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اسکو حل کرنیکا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی سچی تعلیم کی تبلیغ کی جائے۔

❁......آن لائن اخبار دی ٹائمز کالنسٹ (Times Colonist) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

❁......ٹورانٹو کے بڑے مسلم جلسہ میں سیرین پناہ گزینوں کی شرکت۔

کئی صد سیرین پناہ گزینوں نے پہلی مرتبہ مذہبی آزادی کا فائدہ لیتے ہوئے مسی ساگا میں ایک جلسہ میں شرکت کی۔ دور دراز علاقوں سے انکی آمد ہوئی، یہاں تک کہ کیلگری سے بھی ایک فیملی جلسہ پر آئی۔ ایک رفوجی نے بتایا کہ یہ سب تو ہم بمشکل ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ اس جلسہ میں خود شامل ہو کر ممکن نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کرسکوں۔ ان صاحب نے مزید کہا کہ جو ملٹی کلچر اور مذہبی رواداری انہوں نے یہاں تجربہ کی ہے، ایک لمبے عرصہ سے انہیں یہ شام میں نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ کے نمائندہ، صفوان چوہدری صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں طرح طرح کی سختیاں کی جاتی ہیں فقط اس لئے کہ قرآن کریم کی عام مسلمانوں سے ہٹ کر تاویل کرتے ہیں۔ شام میں بھی احمدیوں پر اس وجہ سے ظلم کیے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے شام سے آنے والوں کے لیے یہ جلسہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور انکے لیے یہ مذہب کی آزادی منانے کا ایک خاص موقعہ ہے۔

روز نامہ دی گلوب اینڈ میل (The Globe and Mail) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 346000 ہزار ہے۔ یہی خبر اور بہت سے اخباروں میں بھی شائع ہوئی جن کے نام یہ ہیں، سی ٹی وی نیوز (CTV News)، سکوامش چیف (Squamish chief)، سی پی 24 (CP24)، میٹرو نیوز (Metro News)، ٹورانٹو سن (Toronto Sun)، کینیڈا سٹینڈرڈ (Canada Standard)، بے ٹوڈے (Bay Today)، ان سائڈ ٹورانٹو (InsideToronto)، کیمبرج ٹائمز (Cambridge Times)، دی گارڈئین (The Guardian)، دی ریکارڈ (The Record)، بریمپٹن گارڈین (Brampton Guardian)، نیوز مینیٹو با (News Manitoba)، نیاگرا دس ویک (Niagra this Week)، پیری ساؤنڈ (Perry Sound)، مائی کاوارتھا (My Kawartha)، وینیپیگ فری پریس (Winninpeg Free Press)، کنگسٹن ریجن (Kingston Region)، آور پرتھ (Our Perth)، اورنجول (Orangeville)، مسکوکا ریجن (Muskoka Region)، ہیملٹن نیوز (Hamilton News)، ان سائڈ ہالٹن (Inside Halton)، گیلف مرکیوری (Guelph Mercury)، یارک ریجن، ان تمام اخباروں کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک محتاط اندازہ کے مطابق 1 ملین 5 لاکھ 10 ہزار ہے۔

(York Region) اس نے اپنی 9 اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

❁......سیرین ریفیوجی فیملی کینیڈا میں آزادی کی شکر گزار

جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ کینیڈا میں Thanksgiving Weekend منایا جا رہا ہے۔ لیکن اس سیرین فیملی نے انوکھے طریق سے اس کو منایا۔ ٹرکی کے گوشت کی جگہ بٹر چکن تھا اور پمکن پائی کی بجائے میٹھی کھیر تھی۔ اس سیرین فیملی نے کینیڈا کے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت حاصل کی۔ الحاج عبد اللہ کی شکر گزاری کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا مقام بحیثیت پوپ کے ہے، اور ہم کبھی تصور نہیں کر سکتے تھے کہ آپ شام تشریف لائیں گے۔ لیکن کینیڈا کے ملک میں اُن سے ملاقات ہوگئی، چونکہ یہ ایسا ملک ہے جو انسانی حقوق اور مذہب کی آزادی کا خاص خیال رکھتا ہے۔

30 اپریل 2013ء کو الحاج عبد اللہ کے شام میں حالات کا ذکر اور ان کا ترکی سے بذریعہ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا میں آنا اور احمدی اور غیر از جماعت لوگوں نے ان کی مدد کی۔ اور اب وہ کینیڈا میں مطمئن ہیں اور جب اتوار کو حضور نے اختتامی دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو اپنے بچوں کی بجائے والدین کی خیریت کیلئے دعا نکلی جو ابھی بھی شام میں ہیں۔

❁......آن لائن اخبار لنکا ویب (Lanka Web) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9 اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

ایک دن ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے۔

7/ اکتوبر 2016ء کو امام جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے پریس کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ حضور سے دنیا بھر میں امن اور دہشت گردی کے خاتمہ کے ضمن میں سوال کیا گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا، کینیڈا میں 50 سال پورے ہونے کا جشن منا رہی ہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا نے مجھ سے درخواست کی کہ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ امن قائم کرنے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اسلام ہر شکل و صورت میں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے منع کرتا ہے اسلئے خودکش حملوں، سر قلم کرنا اور معصوم لوگوں کی جانیں لینا اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم تمام اکناف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کہ متعلق کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ”اس پیغام کی اہمیت اور ضرورت دنیا کے آج کل کے حالات میں واضح ہے کیونکہ فسق و فجور دنیا کہ اکثر حصوں میں پھیل چکا ہے۔ لہذا یہ پیغام نہ صرف مسلمانوں کیلئے ہے بلکہ دنیا کہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔ آج کل کے معاشرے میں ہمیں ہمدردی، رحم دلی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

دوران گفتگو حضور انور نے انتہا پسند علماء کے متعلق فرمایا کہ ”ان علماء نے اسلامی تعلیمات میں بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔“

جب حضور انور سے کینیڈا کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور نے فرمایا: ”میں اس بات سے خوش ہوں کہ کینیڈا کے معاشرے کی بنیاد مختلف تہذیب و تمدن پر ہے جس میں مذہبی آزادی اور اس کے اظہار کی اجازت ہے۔ اور جب بھی مجھے کینیڈا آنے کا موقع ملتا ہے، مجھے خوشی ہوتی ہے۔“

دہشتگردی اور انتہا پسندی کی روک تھام کے سلسلہ میں جو کردار جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا: ”ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ بس یہ ایک دھیما slow process سلسلہ ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم و ستم ختم ہو جائے گا۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔

(باقی آئندہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر201)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین ’اسلامی‘ کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرتناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں ماہ جون، جولائی 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم/مخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

جماعتِ ’اسلامی‘ کی سرگرمیاں

ربوہ؛ جون 2016ء: ’جماعت اسلامی‘ پاکستان کی سیاسی مذہبی جماعتوں میں ایک خاص نام رکھتی ہے۔ اس جماعت کے بانی مولانا مودودی جدید زمانہ کے اُن مسلمان علماء میں گردانے جاتے ہیں جنہوں نے اشاعتِ اسلام کے لئے تشدّد کے راستہ کو درست قرار دیتے ہوئے ایک ’اسلامی اسٹیٹ‘ کا تصوّر پیش کیا۔ بہر کیف پاکستان کی سیاسی صورتحال کے پیشِ نظر اس جماعت کو اپنے منشور میں ذرا نرمی لانی پڑی۔ لیکن یہ نرمی صرف بیانات تک ہی محدود معلوم ہوتی ہے۔ جب بھی موقعہ ملتا ہے یہ جماعت دنیا بھر میں اسلام کی پُر امن تصویر پیش کرنے میں ایک خاص پہچان رکھنے والی جماعت احمدیہ کی مخالفت، اس کے خلاف اشتعال انگیزی اور نفرت انگیزی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتی۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں اس جماعت سے تعلق رکھنے والے عناصر نے کس طرح ایک مرتبہ پھر اپنے ذاتی بغض وعناد کو اسلامی رنگ دے کر ماحول کو خواہ مخواہ خراب کرنے کی کوشش کی۔ آیئے دیکھتے ہیں دی ایکسپریس ٹریبیون کی 8/جون 2016ء کی اشاعت میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کا خلاصہ:

”مخالفینِ احمدیت کا مطالبہ ہے کہ رمضان بازار کو اس کی موجودہ جگہ سے کہیں اور منتقل کیا جائے۔“

چناب نگر میں رمضان بازار لگایا گیا ہے۔ اس رمضان بازار کو لے کر جماعت احمدیہ کے بعض خود ساختہ مخالفین کا مطالبہ ہے کہ رمضان بازار کو فوری طور پر جماعت احمدیہ کی ملکیتی زمین سے ہٹا کر کسی اور جگہ منتقل کیا جائے۔ بصورتِ دیگر عوام اس پر پُر زور احتجاج کرے گی۔

ایکسپریس ٹریبیون کے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے ضلعی صدر چودھری اسلام نے کہا کہ وہ عوام کو انتظامیہ پر دباؤ ڈالنے کے لئے گھروں سے باہر نکال رہے ہیں تا کہ وہ اس رمضان بازار کو ایسی جگہ منتقل کروائیں جہاں اس بازار سے صرف ’مسلمان‘ فائدہ اٹھا سکیں۔

اُس نے یہ بھی کہا کہ بازار کو پہلے بھی ایک جگہ سے اس لئے کہیں اور منتقل کرنا پڑا کیونکہ اس کے آس پاس احمدی رہتے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہاں بازار لگایا گیا تو وہ اس جگہ پر مسجد تعمیر کر دیں گے۔

اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے ترجمان کا یہ کہنا تھا کہ حکومت جہاں کہیں بھی رمضان بازار لگائے جماعتِ احمدیہ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ احمدی ربوہ کی آبادی کا اٹھانوے فیصد ہیں۔ اور یہاں پر احمدیوں کے بیس سے زائد پلاٹس پر مخالفین احمدیت ملّاؤں کے ایماء اور تعاون سے غیر قانونی قبضہ ہو چکا ہے۔

چنیوٹ کے ڈی سی او نے اس بارہ میں بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت جہاں رمضان بازار لگایا گیا ہے وہاں پر بازار لگانے کی کوئی مخالفت کسی کی طرف سے نہیں کی گئی۔ چودھری اسلام اور ذوالفقار احمد اس علاقہ کے رہائشی نہیں ہیں، یہ لوگ صرف فتنہ پھیلانے کے لئے یہ سب کارروائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ان دو فتنہ پردازوں کی درخواست میں وزن نہ ہوا تو وہ اِن کے خلاف کارروائی کریں گے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس جگہ بازار لگایا گیا ہے وہاں کے اردگرد سے انہیں بازار کے خلاف کوئی بھی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ مزید یہ کہ رمضان بازار سے فائدہ اٹھانے کے لئے ’مسلمان‘ ہونا ضروری نہیں۔ اردگرد کے رہائشی مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی یہاں بسہولت خریداری کرتے ہیں۔ احمدیوں کو یہاں سے خریداری سے روکنے کی کوئی جائز وجہ نظر نہیں آتی۔

یہاں پر ہم قارئین کے لئے یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ چودھری اسلام کا یہ بیان کہ کسی احمدی کے پلاٹ پر رمضان بازار لگانا ’غیر اسلامی‘ ہے درست نہ ہے۔ نہ ہی اس کا یہ کہنا درست ہے کہ رمضان کا احمدیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ احمدی مسلمان ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ احمدی رمضان المبارک کے متعلق تمام احکامات سے بخوبی واقف ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے والے ہیں، روزے رکھتے ہیں، قرآنِ کریم کی درس وتدریس میں اور بھی زیادہ وقت صرف کرتے ہیں اور نمازِ تراویح کا بھی التزام کرتے ہیں۔

مخالفین کی ایک شرمناک سازش

لاہور؛ یکم جون 2016ء: لاہور سے شائع ہونے والے روزنامہ انصاف نے جس کا چیف ایڈیٹر جنید سلیم ہے اپنے اخبار میں ایک چہار کالمی خبر شائع کی جو سراسر جھوٹ اور افترا پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور صحافتی آداب کو بھی پامال کرتی دکھائی دیتی ہے۔

اس خبر کا متن یہاں درج کرنے کے قابل نہیں۔ خلاصۃً یہ کہ احمدیوں پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک غیر ملکی تنظیم کی مدد سے حیاتیاتی جنگ شروع کر رکھی ہے اور نوجوانوں کو ورغلانے کے لئے بے راہ روی کا جال پھیلا دیا ہے۔ اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ آپس میں روابط پیدا کرنے کے مواقع میسر کیے جاتے ہیں اور نوجوانوں کو مہلک اور خطرناک بیماریوں کے جراثیم منتقل کیے جاتے ہیں۔

اس خبر میں کتنی حقیقت ہے، اس کی تصدیق کس طرح ممکن ہے اور خبر کو کھلے عام شائع کرنے والے اخبار کے پاس اس بارہ میں کیا ثبوت مہیا ہیں، یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر کیف جماعتِ احمدیہ جو دنیا بھر میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے اور حقیقی اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے ان تمام الزامات سے مبرّا ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ احمدی ایسی کسی بھی کارروائی کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

جماعت احمدیہ اور اس کی پرسیکیوشن کے بارہ میں بات کرنا بھی ممنوع!

اگرچہ ٹی وی پر احمدیوں کے بارہ میں کوئی مثبت بات بھی کی جائے تو اس سے احمدیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن پھر بھی یہ ایک طریق ہے کہ کسی بھی فورَم پر جماعت احمدیہ کا ذکر آ جائے مخالفین اس کو برداشت نہیں کر پاتے۔ حال ہی میں (پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی) PEMRA نے بھی اس بات کی گویا تصدیق کر دی!

روزنامہ ڈان نے اپنی 18/ جون 2016ء کی اشاعت میں ایک رپورٹ شائع کی جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

کسی پروگرام پر پابندی عائد کرنا آزادیِ اظہارِ رائے کے منافی ہے

اسلام آباد: پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) نے اداکار حمزہ علی عبّاسی اور شبّیر ابو طالب کے بالترتیب آج ٹی وی اور نیوز ون ٹی وی پر رمضان شو پیش کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ اس کی وجہ دونوں کے اپنے اپنے پروگرامز کے دوران فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دینا بتائی جاتی ہے۔

پیمرا نے ’آج ٹی وی‘ پر نشر کئے جانے والے پروگرام ’رمضان ہمارا امام‘ پر اس وقت پابندی عائد کی جب پروگرام کے اینکر حمزہ علی عبّاسی نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف کی جانے والی پرسیکیوشن کے بارہ میں سوال اٹھاتے ہوئے شاملینِ پروگرام سے پوچھا کہ کیا اسٹیٹ کو کسی فرقہ یا گروہ کو ’غیر مسلم‘ قرار دینے کا اختیار حاصل ہے؟ اسی پروگرام کے دوران انہوں نے ذکر کیا کہ وہ رمضان کے آخری ایّام میں جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں نیز ’گستاخیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم‘ کی سزا کے قانون پر بھی گفتگو کریں گے۔

اس شو کے دوران اینکر پرسن نے کہا کہ ’احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور اگر کوئی اس ظلم کے خلاف آواز بھی اٹھاتا ہے تو اس پر یہ الزام لگا دیا جاتا ہے کہ فلاں قادیانی ہے۔ میں احمدی نہیں ہوں۔ میں سنّی ہوں‘

یہ تمام باتیں جب پیمرا کے نوٹس میں لائی گئیں تو اس نے جمعہ کے روز اس پروگرام کی نشریات پر باقاعدہ پابندی عائد کر دی۔

پاکستان میں عرصہ دراز سے یہ طریق چلا آتا ہے کہ احمدیوں کی مخالفت اور ان کے خلاف نفرت کے جذبات ابھارنے والے مقرّرین کو کئی کئی مرتبہ اور کافی لمبا وقت اپنے ’اظہارِ خیال‘ کے لئے دیا جاتا ہے۔ جبکہ احمدیوں کو اوّل تو ٹی وی پر اپنے اوپر جھوٹے اور غلط طور پر لگائے جانے والے الزامات کے جواب دینے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور اگر کوئی شخص احمدیوں کے حق میں آواز اٹھانے کی کوشش بھی کرے تو اس کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے۔ حمزہ علی عباسی کے اس اقدام کو معروف شخصیات نے جن میں ڈاکٹر مہدی حسن، جبران ناصر، آصف نواز، شاملہ حیات وغیرہ شامل ہیں سراہا اور اپنے بیانات میں ذکر کیا کہ جناح کے پاکستان میں تمام شہری برابر کے حقوق رکھتے ہیں جبکہ آجکل مذہبی شدّت پسند اپنی مرضی کا اسلام نافذ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اس کے بالمقابل ایسے لوگ بھی بکثرت پاکستان میں موجود ہیں جنہوں نے حمزہ علی عباسی کے پروگرام میں احمدیوں کے بارہ میں کیے جانے والے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس کی سخت مخالفت کی جن میں ملّاں کوکب نورانی، مولوی طاہر اشرفی، جماعت اسلامی، جمعیت علمائے پاکستان (نورانی گروپ)، اے کے ڈوگر، احسن علی خان وغیرہ شامل ہیں۔ ان لوگوں نے اس پروگرام کے بند کرنے اور پروگرام کے اینکر کے فی الفور گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ نیز ایک ملّاں نے علی الاعلان یہ دھمکی دی کہ اگر پیمرا اس پروگرام پر نوٹس نہیں لے گی تو عوام از خود فیصلہ کریں گے! حمزہ علی عبّاسی کے نکاح کے فسخ ہونے کے فتاویٰ بھی جاری کیے گئے۔

اسلام کا تحفّظ یا ’لالچ‘!

چوبارہ، ضلع لیّہ: یہاں کے ایک احمدی میاں محمد خان جوئیہ کو تعزیراتِ پاکستان دفعہ 406 کے تحت ان کے مخالفین کی شکایت پر گرفتار کیا گیا۔ ان لوگوں کا مقصد کچھ ذاتی مفادات حاصل کرنا ہے جبکہ یہ لوگ مذہب کے نام کو اپنے مقاصد کے حصول کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق میاں محمد خان کے خلاف مقدمہ درج کروانے والے لوگ پانچ سال قبل ان کی بہو مریم خاتون کی شہادت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

میاں محمد خان کو 26/ جون کے روز گرفتار کر کے پولیس کے ریمانڈ میں دیا گیا جبکہ 11/ جولائی کو ان کی ضمانت قبول کر لی گئی۔

مخالفین کا گروہ کافی با اثر اور عدالت اور کچہری کے معاملات سے بخوبی آگاہ لگتا ہے۔ ان لوگوں نے اس سے ملتا جلتا ایک اور مقدمہ سیالکوٹ کے گاؤں سترہ میں بھی دائر کروا رکھا تھا۔ ادھر میاں محمد خان ضمانت پر رہا ہو کر گھر پہنچے اُدھر سیالکوٹ سے آنے والی پولیس نے انہیں دھر لیا۔ بہر کیف، میاں محمد خان اب اس مقدمہ میں بھی ضمانت کے لئے درخواست دائر کر چکے ہیں۔

احمدیوں کے نکاح رجسٹرڈ کرنے سے انکار

لاہور؛ 28/ جولائی 2016ء: انگریزی روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون نے اپنی 28/ جولائی کی اشاعت میں ایک خبر شائع کی جس کے مطابق والٹن کنٹونمنٹ بورڈ اور لاہور کنٹونمنٹ بورڈ کے علاقہ میں مقامی کونسل احمدیوں اور مسیحیوں کے نکاح کو درج نہیں کرتی۔ ان کے مطابق مقامی کونسلز صرف مسلم فیملی لاء آرڈیننس جاری کردہ 1961ء کے تحت ہونے والے نکاح رجسٹرڈ کرنے کی مجاز ہیں۔

اس بارہ میں جماعت احمدیہ کے ترجمان نے ایکسپریس ٹریبیون کے نمائندہ کو بتایا کہ جماعتِ احمدیہ میں نکاح کو رجسٹرڈ کرنے کا اپنا ایک نظام وضع شدہ موجود ہے جس کے تحت رجسٹرڈ نکاح اب NADRA اور بیرون ممالک کی ایمبیسیاں بھی تسلیم کرتی ہیں۔ لیکن پھر بھی احمدیوں کو ویزا وغیرہ اپلائی کرنے کی صورت میں بعض اوقات بغیر حکومتی مصدقہ کاغذات کے اپنے نکاح کا ثبوت مہیا کرنے میں دقّت پیش آتی رہتی ہے۔ کنٹونمنٹ کے علاقہ جات میں متعدد احمدی خاندان آباد ہیں لیکن ان کے نکاح وہاں رجسٹرڈ نہیں۔ پیدائش اور وفات کو تو درج کر دیا جاتا ہے لیکن نکاح درج کرنے کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان کے مطابق کنٹونمنٹ کے علاقوں کی کونسلز کو قانون کی کوئی شق احمدیوں یا اقلیتوں کا نکاح رجسٹرڈ کرنے سے نہیں روکتی۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ''النور'' جولائی 2011ء میں مکرم محمد اجمل شاہد نعیم صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا درج ذیل ایمان افروز واقعہ قلمبند کیا ہے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی وفات 17 مارچ 1944ء کو صرف 54 سال کی عمر میں قادیان میں ہوئی۔ وہ جمعۃالمبارک کا روز تھا۔ اُس روز حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے کہا کہ میر محمد اسحاق کی وفات آج جمعہ کے دن ہوئی ہے۔ ہمارے والد کی وفات بھی جمعہ کے دن ہوئی تھی۔ پھر آپؓ نے اپنے خاندان کے بعض دیگر بزرگان کا بھی ذکر فرمایا جن کی وفات جمعہ کے روز ہوئی تھی اور پھر فرمایا کہ اب ہمیں اپنے جمعہ کا انتظار ہے۔

چنانچہ تقریباً تین سال بعد آپؓ کی وفات 18 جولائی 1947ء بروز جمعۃالمبارک ہوئی۔ عجیب امر یہ بھی ہے کہ آپؓ کی پیدائش بھی 18 جولائی کی تھی (1881ء)۔ دراصل آپؓ کو خداتعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دے دی گئی تھی کہ آپ کی عمر ''اللہ'' کے اعداد کے مطابق ہوگی اور وفات جمعہ کے دن ہوگی۔ یہ دونوں باتیں بعینہٖ پوری ہوئیں۔ لفظ 'اللہ' کے اعداد 66 بنتے ہیں۔

حضرت میر صاحبؓ کی یہ بھی خواہش تھی کہ آپؓ کی تدفین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے قریب ہو۔ آپؓ کا یہ دعائیہ مصرعہ ہے:

مِل جائے ایک قبر جوارِ مسیح میں

خداتعالیٰ نے اس خواہش کو بھی پورا فرمادیا کیونکہ آپؓ کی وفات تقسیم ملک سے ایک ماہ قبل ہوئی اور اس طرح آپؓ کی تدفین حضور علیہ السلام کے قرب میں قطعہ خاص میں ہوئی۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحبؓ کڑک

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ''النور'' جولائی 2011ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑکؓ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ککّے زئی قوم کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ آپ مارچ 1888ء میں قادیان سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع گاؤں بازید چک میں پیدا ہوئے۔ بٹالہ سے مڈل تک تعلیم حاصل کر کے آپ لاہور چلے گئے اور بطور ڈسپنسر کام شروع کیا۔ وہاں وٹرنری کالج کے چند احمدی طلباء کے زیرتبلیغ رہے۔ جن میں ایک محمد امین صاحب تھے جو اکثر آکر آپ کو تبلیغ کیا کرتے۔ آپ بہت تنگ ہوتے لیکن اُن کو منع کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی اس لئے بادل ناخواستہ برداشت کرتے رہے۔ وہ آپ کو کتب بھی دیتے اور آپ چند روز بعد بغیر پڑھے یہ کہہ کر واپس کر دیتے کہ پڑھ لی ہے۔ ایک بار وہ ''انجام آتھم'' دے گئے۔ آپ نے اُسے بھی دراز میں رکھ لیا۔ لیکن ایک دن فرصت کے وقت سوچا کہ دیکھوں تو سہی کہ اس میں ہے کیا؟ اس میں حضرت مسیح موعودؑ نے علماء کے نام لکھ کر انہیں چیلنج کیا تھا اور تحدّی کے ساتھ لکھا تھا کہ پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دیں۔ اس عبارت میں ایسا اثر تھا کہ آپ نے ساری کتاب پڑھ لی۔ پھر جب محمد امین صاحب آئے تو آپ نے سچ بتا دیا کہ یہ پہلی کتاب پڑھی ہے اور درخواست کی کہ انہوں نے جو پہلے کتابیں دی تھیں اب وہ دوبارہ پڑھنے کے لئے دے دیں۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ جب مَیں نے حضور علیہ السلام کی کتابیں پڑھنی شروع کیں تو نماز بھی پڑھنی شروع کردی جس کی اس سے قبل مجھے عادت نہ تھی۔ اسی اثناء میں ایک رؤیا دیکھی تو محمد امین صاحب سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اب بیعت کرلیں۔ مَیں نے کہا قادیان جاکر بیعت کروں گا۔ وہ بولے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ پھر انہوں نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور مجھ سے بیعت کا خط لکھوا کر اُسے پوسٹ کرآئے۔ دو تین دن بعد بیعت کی منظوری کا خط مل گیا۔ حضورؑ نے نصیحت فرمائی تھی کہ نماز بالالتزام پڑھا کرو اور درود شریف بھی پڑھا کرو۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ پہلی بار دو احمدی طلباء کے ساتھ قادیان گیا۔ میرا کرایہ بھی انہوں نے ادا کیا۔ مسجد مبارک میں جمعہ کی نماز ہونے والی تھی۔ محمد احسن امروہی صاحب دریچہ کے پاس بیٹھے تھے۔ مَیں نے خیال کیا کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ مجھے خیال آرہا تھا کہ میرے ساتھی مجھے آگے حضورؑ کے پاس کیوں نہیں لے جاتے۔ اسی دوران حضور علیہ السلام تشریف لائے تو ان طلباء نے مجھے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنے کے لئے پیش کیا۔ پھر جمعہ شروع ہوگیا۔ جمعہ کے بعد ہم مہمان خانہ میں چلے گئے اور اگلے روز واپس لاہور آگئے۔

1907ء میں آپ نے احمدیت قبول کی تھی۔ اس پر آپ کے والد میاں اللہ بخش صاحب نے ناراض ہوکر آپ کا کھانا وغیرہ علیحدہ کردیا اور آپؓ کی والدہ افسوس سے کہنے لگیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے وہ بھی مرزا نے چھین لیا ہے۔ آپؓ نے یہ صورتحال حضور علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کی تو حضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ آپ واپس اپنے والد کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کہ مجھے امام وقت کی بیعت کی توفیق ملی ہے۔

1907ء میں ہی افریقہ میں ملازمت کے لئے ایک جگہ نکلی تو آپؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میری آمدنی قلیل ہے اور عیالدار ہوں۔ اگر حضورؑ اجازت عطا فرمائیں تو مَیں افریقہ چلا جاؤں۔ جواباً حضورؑ نے استخارہ مسنونہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپؓ نے استخارہ کیا تو ایک رؤیا دیکھی اور دل کی تسلی پاکر نومبر 1907ء میں افریقہ (نیروبی) چلے گئے۔ اس بات کا آپؓ کو ہمیشہ غم رہا کہ روانہ ہونے سے قبل حضورؑ سے ملاقات کے لئے حاضر نہ ہوسکے۔ نیروبی میں آپؓ نے احمدی افراد سے مسلسل رابطہ رکھا۔ حضورؑ کی وفات کی اطلاع ملی تو دھاڑیں مار کر روتے تھے۔ دوسرے احمدی دوستوں کے صبر کرنے کی نصیحت پر آپؓ کہتے کہ مَیں تو اُس بچے کی طرح ہوں جس کی ماں اُس کو بالکل چھوٹی عمر میں چھوڑ کر فوت ہوجائے۔

دیگر احمدی دوستوں کے ساتھ مل کر آپؓ نے خلافتِ اولیٰ کی بیعت کرلی لیکن پھر ایک وقت ایسا جمود کا آیا کہ آپ نماز تو پڑھا کرتے تھے لیکن ایک سوسائٹی کے ممبر بن گئے جس کا کام ہی رنگ رلیاں منانا تھا۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ 1910ء میں پہلی بار چھٹی لے کر ہندوستان آیا تو قادیان میں حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؓ میری طرف دیکھ کر حیران ہوئے کیونکہ مَیں نے Hat وغیرہ پہنا ہوا تھا۔ پھر ظریفانہ لہجے میں فرمایا کہ او ہو آپ ککّے زئی ہیں۔ بہرحال پھر حضورؓ نے فرمایا کہ مجھے مہمان خانہ میں لے جاکر کھانا کھلایا جائے۔ اس کے بعد مَیں حضورؓ کے درس حدیث اور قرآن کریم کے درس میں شامل ہوتا رہا۔ رخصت ختم ہونے پر حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں۔ حضورؓ نے ازراہ کرم ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھا:

اوّل: تمہاری خوراک پوشاک اور دنیاوی ضروریات میں حرام کی ملونی نہ ہو۔ اس سے دعا قبول نہیں ہوتی۔

دوم: استغفار اور لاحول بہت پڑھا کرو اور درود شریف پڑھنے میں مداومت کرو۔

اس کے علاوہ مسائی قبیلہ سے ایک دوائی 'صحاوی' اور زنجبار سے ایک کتاب لے کر بھجوانے کا ارشاد بھی فرمایا تھا۔ مگر افسوس کہ نہ تو وہ دوائی مل سکی اور نہ ہی وہ کتاب دستیاب ہوئی۔ بہرحال مَیں نیروبی آکر پھر سے اُسی سوسائٹی کا حصہ بن گیا۔ باوجود احمدی دوستوں کے سمجھانے کے اُس سے الگ نہ ہوتا تھا۔ اگرچہ مَیں نے نماز بھی نہیں چھوڑی لیکن روحانی حالت کمزور ہی تھی۔

خلافت ثانیہ کا آغاز ہوا تو مَیں بھی اُن چند دوستوں میں شامل تھا جنہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پھر مَیں ہندوستان آیا تو جنگ شروع ہوگئی اور مَیں میڈیکل کالج لاہور میں لیبارٹری میں ملازم ہوگیا۔ مَیں نمازیں وغیرہ اہل پیغام کے ساتھ پڑھتا تھا لیکن اختلافی مسائل کی بحثیں بڑے شوق سے سنتا۔ ایک روز ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے مَیں نے پوچھا کہ اس اختلاف میں کون حق بجانب ہے؟ وہ کہنے لگے کہ سمجھدار لوگ تو سب ہمارے ساتھ ہیں۔

ایک روز منشی محبوب عالم صاحب مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم پیغامی بلڈنگ کیا کرنے جاتے ہو؟ مَیں نے کہا قرآن کریم کا درس سننے جاتا ہوں۔ کہنے لگے کہ آج ہمارے ساتھ چلو اور درس سنو۔ مَیں چلا گیا۔ وہاں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیٹھے تھے۔ مَیں نے دل میں کہا کہ اس جاٹ نے کیا درس دینا ہے۔ مگر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب مولوی صاحبؓ نے نکات و معارف کا دریا بہادیا۔ منشی صاحب نے مجھے بتایا کہ تمہارے مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان سے قرآن کا علم حاصل کیا ہے۔

اُن دنوں مَیں تذبذب کی حالت میں تھا کہ ایک رؤیا دیکھ کر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی بیعت کی توفیق پائی۔ اور پھر اخلاص و وفا میں ترقی کرتا چلا گیا۔

اس کے بعد آپؓ ملازمت کے سلسلہ میں زنجبار آگئے جہاں تبلیغ بھی کرتے رہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی عربی اور انگریزی کتب بھی کافی تقسیم کرتے لیکن زمین سنگلاخ تھی۔ آپؓ کی بعض رپورٹس الفضل میں بھی شائع ہوئیں۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ رخصت ملتی تو قادیان چلا جاتا اور اپنی استطاعت کے مطابق علم دین حاصل کرتا۔ ایک دفعہ قادیان میں ہی تھا کہ مجھے مرض ذات الجنب ہوگئی اور مَیں قریب المرگ ہوگیا۔ اُس وقت مجھے وصیت کرنے کا خیال آیا لیکن نظارت بہشتی مقبرہ نے اس حالت میں وصیت منظور کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ صحتیاب ہونے پر دیکھا جاوے گا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی اور مَیں نے اور میری اہلیہ نے وصیت کردی۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحبؓ بہت جوشیلے، رعب اور دبدبے والے شخص تھے۔ حق کے بیان سے نہیں ڈرتے تھے۔ اسی طبیعت کی وجہ سے لوگوں نے آپ کا نام 'کڑک' رکھ دیا۔ اُس وقت سے اس فیملی کا نام کڑک چلا آرہا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد آپؓ پاکستان چلے آئے۔ آپؓ کو گوجرانوالہ میں ایک ہندو کا گھر الاٹ ہوا جس میں ایک مندر بھی تھا۔ آپؓ نے سب سے پہلے مندر میں موجود مورتیاں توڑیں۔ آپؓ گوجرانوالہ کے امیر جماعت بھی رہے۔ وہاں کلینک بھی کرتے اور خوب تبلیغ کیا کرتے تھے۔ قریباً 1956ء میں لاہور منتقل ہوگئے اور چھاؤنی میں ایک گھر لیا۔ پہلے وہاں اذان دی اور باہر صحن میں دعا کرائی کہ یہ گھر جماعت کا مرکز رہے گا۔ آپؓ نے اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی کہ اپنے اس گھر کو جماعت کا مرکز بناؤ اور برکات کو خود اس میں نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ عرصہ تک یہ گھر نماز وغیرہ کا مرکز رہا۔ 1974ء میں فسادات کے زمانہ میں کئی احمدیوں نے اس گھر میں قیام کیا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے خلافت سے قبل لاہور میں آخری مجلس سوال و جواب اسی گھر میں کی۔ بعد ازاں آپؓ کی اولاد نے گھر سے ملحقہ ایک خوبصورت قطعہ زمین مسجد کے لئے وقف کردیا جو آج تک مقامی جماعت کا مرکز ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی شادی شیخوپورہ کے ایک گاؤں کی محترمہ برکت بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ وہ اَن پڑھ تھیں لیکن اپنے خاندان سے اکیلی احمدی ہوئی تھیں۔ بہت عرصہ بعد اُن کے ایک بھائی نے بھی بیعت کرلی۔ وہ یکم دسمبر 1962ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ بہت نیک، صابر و شاکر اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ ایک بیٹی حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کے عقد میں آئیں۔ آپؓ کے ایک پوتے عبدالحسن خالد کڑک (ابن ڈاکٹر عبدالغفور کڑک صاحب) نے 1971ء کی جنگ میں شہادت پائی۔ انہیں ستارۂ جرأت سے نوازا گیا اور اُن کے نام پر 'کڑک بٹالین' قائم کی گئی۔ اسی طرح لاہور کینٹ میں ایک 'کڑک سٹریٹ' ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحبؓ نے لاہور میں 10 جولائی 1965ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24 دسمبر 2011ء میں مکرم محمود انور صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

میرا دین و ایماں خلافت میں پنہاں
ہے تمکین دیں اس صداقت میں پنہاں
ہے اس دورِ نخوت ہوا و ہوس میں
اک آبِ حیات اس حلاوت میں پنہاں
کروں پیش تحفہ میں، مَیں نقدِ جاں کو
ہے حکم دعا جس اطاعت میں پنہاں
ترقی کے سارے قرینے ہیں محمود
ہمارے عدو کی عداوت میں پنہاں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 25, 2016 – December 01, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 25, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
01:05	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
01:30	Huzoor's Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
02:25	Spanish Service
02:55	Pushto Service
03:10	Open Forum
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 160-168 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 63, recorded on June 22, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 244.
06:00	Tilawat: Surah Al A'raaf, verses 60-70 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 68.
07:10	Huzoor's Tour Of India And Reception At Hotel Taj: Recorded on November 27, 2008.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on November 19, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat: Surah Nahl, verses 23-38.
11:45	Seerat-un-Nabi
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:30	Live Shotter Shondane
16:30	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Huzoor's Tour Of India And Reception At Hotel Taj [R]
19:30	In His Own Words [R]
20:00	Rights Of Women In Islam
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday November 26, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:05	Huzoor's Tour Of India And Reception At Hotel Taj
02:10	Friday Sermon
03:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:55	Shotter Shondane: Rec. November 25, 2016.
06:00	Tilawat: Surah Al A'raaf, verses 71-78 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 08.
07:00	Lajna UK Ijtema Address: Rec. October 03, 2010.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 40.
09:00	Question And Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Rec. November 25, 2016.
12:15	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 39-61.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
13:35	Live Shotter Shondane
16:15	Live Rah-e-Huda
18:00	World News
18:20	Lajna UK Ijtema Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 186.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday November 27, 2016

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:40	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:40	Lajna UK Ijtema Address
02:45	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane: Rec. November 26, 2016.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 79-88 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 68.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Switzerland: Recorded on July 25, 2015.
07:55	Faith Matters: Programme no. 186.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on June 18, 1996.
10:05	Indonesian service
11:10	Friday Sermon: Recorded on June 12, 2015.
12:10	Tilawat: Surah Nahl, verses 62-77.
12:25	Yassarnal Quran [R]
12:50	Friday Sermon: Rec. November 25, 2016.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:20	Quranic Archeology
16:55	Kids Time: Programme no. 41.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Switzerland [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:25	Ashab-e-Ahmad
20:55	Islami Mahnino Ka Ta'aruf
21:25	Quranic Archeology [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday November 28, 2016

00:25	World News
00:45	Tilawat
01:00	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:15	Yassarnal Quran
01:45	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Switzerland
02:40	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane: Rec. November 27, 2016.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-97 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 08.
07:00	Reception By Lord Provost In Honour Of Huzoor (aba): Recorded on March 07, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:35	Pandit Lekh Ram
09:10	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 15, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on June 24, 2016.
11:15	Seerat-un-Nabi
12:00	Tilawat: Surah Al-Nahl, verses 78-90.
12:10	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. December 31, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on November 26, 2016.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Reception By Lord Provost In Honour Of Huzoor (aba) [R]
19:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:30	Somali Service
20:05	Pandit Lekh Ram
20:40	Rah-e-Huda [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:25	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday November 29, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Reception By Lord Provost In Honour Of Huzoor (aba)
02:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
02:30	Kids Time
03:05	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 272.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 98-112 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 69.
07:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Class Switzerland: Rec. July 25, 2015.
08:10	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
09:00	Question & Answer Session: Recorded on June 18, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on November 25, 2016.
12:05	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 91-111.
12:20	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:50	Yassarnal Quran [R]
13:20	Faith Matters: Programme no. 186.
14:20	Bangla Shomprochar
15:25	Spanish Service
16:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:30	Noor-e-Mustafwi
17:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Class Switzerland [R]
19:10	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
20:20	The Bigger Picture: Recorded on April 26, 2016.
21:10	Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
21:30	Australian Service
22:00	Faith Matters [R]
23:00	Question And Answer Session

Wednesday November 30, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
01:05	Yassarnal Qur'an
01:35	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Class Switzerland
02:25	Islami Mahino Ka Ta'aruf
02:55	In His Own Words
03:20	Story Time
03:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:10	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 273.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 113-128 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 08.
07:00	Jalsa Salana Qadian Address: Rec. Dec. 28, 2010.
08:00	The Bigger Picture: Rec. April 26, 2016.
09:00	Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 25, 1996.
09:45	Indonesian Service
10:50	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on November 25, 2016.
12:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 112-129.
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 19, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:35	Kids Time: Prog. no. 41.
16:10	Muslim Scientists
16:25	Faith Matters: Programme no. 185.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:25	French Service
20:05	Roohani Khazaa'in Quiz
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:40	Muslim Scientists [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. November 26, 2016.
23:30	In His Own Words

Thursday December 01, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Qadian Address
02:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05	Muslim Scientists
03:20	In His Own Words
03:50	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 274.
06:05	Tilawat
06:20	Dars Majmooa Ishteharaat
06:50	Yassarnal Quran: Lesson no. 69.
07:20	Peace Conference Address: Rec. March 21, 2009.
08:00	In His Own Words
08:35	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Maaidah, verses 28 - 40 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 67, recorded on July 06, 1995.
09:55	Indonesian Service
10:55	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 1-15.
12:10	Dars Majmooa Ishteharaat
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:10	Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
14:00	Friday Sermon: Rec. November 25, 2016.
15:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
15:25	Hijrat
15:55	Persian Service
16:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Peace Conference Address [R]
19:25	Faith Matters
20:30	Open Forum [R]
21:00	Hijrat [R]
21:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 25 November , 2016 | Issue No. 48

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

❁......خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو اسلام بتاتا ہے۔...... ❁......خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب عین حالات کے مطابق تھا۔ خلیفہ نے تمام لوگوں کے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں۔...... ❁......خلیفہ نے بتایا کہ جنگوں کا سبب مذہب نہیں ہے۔ مذہب توصرف امن اور محبت کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ جنگ کی۔...... ❁......خلیفہ نے محبت اور عدل وانصاف کے بارہ میں نہایت پُراثر انداز میں سمجھایا ہے۔...... ❁......خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔...... ❁......خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا۔...... ❁......خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے لئے ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔...... ❁......میرے خیال میں آپ کی کمیونٹی نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھتی ہے اُن کو بچپن سے ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اُن کی سوچ اور عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔...... ❁......جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظّم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل و انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔...... ❁......جماعت احمدیہ ہمارے معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو امن، اتحاد کا پیغام پیش کرتی ہے، وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتا ہے۔...... ❁......جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیمات صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔...... ❁......خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔...... ❁......جو پیغام خلیفہ صاحب نے دیا ہے، اس کا ہم سب کو شکرادا کرنا چاہئے۔ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے۔...... ❁......جلسہ کے نظم وضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔...... ❁......حضورانور کی اقتدا میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔...... ❁......حضورانور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ .... (جلسہ سالانہ کینیڈا میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

اخبارات، ٹی وی اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے حوالہ سے وسیع پیمانے پر کوریج

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9/اکتوبر بروز اتوار 2016ء

(حصہ دوم آخر)

جلسہ میں شامل مہمانوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا پر جو مہمان تشریف لائے، انہوں نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے اختتامی خطاب اور جلسہ سالانہ کینیڈا کے بارہ میں اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ اِن میں سے چند تاثرات یہاں پیش ہیں۔

❁......**ریڈیو سدا بہار کے میزبان راجہ اشرف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو نقصان نہ پہنچے۔ دیکھیں آج مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ سعوی عرب کو دیکھیں وہ دوسرے مسلمان ممالک کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ یہ کون سا اسلام ہے؟ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کراؤ۔ اس میں اس کی ساری مخلوق شامل ہے۔ اللہ کو تو اپنی مخلوق پیاری ہے اس لئے اللہ کو تو وہی پسند آئے گا جو اچھا کام کرے گا۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو اسلام بتاتا ہے۔

❁......**ویژن آف پاکستان ٹی وی اینڈ اسلام ٹوڈے کے نمائندہ بشیر خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آخری پیغام جو خلیفۃ المسیح نے آج 26 ہزار سے زائد مسلمانوں کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ امن کو پھیلانے اور امن قائم کرنے کی ذمہ داری ہم سب کی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے محبت اور عزت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ اس طرح ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے امن ہوگا۔

❁......**بریمپٹن سے آئے ہوئے ایک مہمان Medd Dabnat صاحب نے کہا:** جلسہ بہت اچھا رہا اور اس میں سب کو بتایا گیا ہے کہ امن پھیلاؤ۔

❁......**ایک مہمان Shatab Dabnat نے بیان کیا:** خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس امن کے پیغام کو پھیلانا نہایت ضروری ہے اور آج اس طرح کے راہنما کی دنیا کو اس وقت خاص ضرورت ہے۔

❁......**ایک مہمان Vindar Singh صاحب نے کہا:** میرے لئے آج خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں۔ نہایت بلند پایہ تقریر تھی اور آج مجھے جہاد کا صحیح مفہوم سمجھ آیا ہے۔

❁......**میپل (Maple) سے آئے ہوئے ایک مہمان چارمن ہولنس صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میری رائے میں آج امن اور رواداری کا پیغام بہت واضح تھا کہ ہم لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف اور نرمی سے پیش آئیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ دیں۔

❁......**ایک ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro صاحبہ نے جلسہ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سن کر کہا:** خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب عین حالات کے مطابق تھا۔ خلیفہ نے تمام لوگوں کے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ مسلمان اور غیر مسلم اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگِ عظیم ہوگی اور یہ بات بہت واضح نظر آرہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ہم سب کیلئے ایک اہم پیغام تھا۔ عوام الناس اور سیاست دان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اور غیر مسلم کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ انتہا پسند گروپوں کے اعمال کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ انتہا پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقاصد کیلئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

❁......**وان 'Vaughan' شہر کے ڈپٹی میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ تھا۔ مجھے بہت پسند آیا۔ خلیفہ نے بتایا کہ جنگوں کا سبب مذہب نہیں ہے۔ مذہب توصرف امن اور محبت کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں بہت پُرحکمت نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ہم محتاط نہ ہوئے تو تیسری جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، جو ایک ایٹمی جنگ ہوگی۔

❁......**ایک چرچ Seven Day Evangelist سے تعلق رکھنے والے مہمان آئن میکڈونلڈ صاحب کہا:** آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن و سلامتی کے بارہ میں بتایا۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُرامن ہے۔

❁......**ایک فوٹو گرافر اور گرافک ڈیزائنر رابعہ خان صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج تک میں نے جتنی بھی تقاریر سنی ہیں، ان میں سے یہ سب سے بہترین تقریر ہے۔ خلیفہ نے محبت اور عدل وانصاف کے بارہ میں نہایت پُراثر انداز میں سمجھایا ہے۔ آج میرے ساتھ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ تقریر سن کر سب سمجھ میں آرہا تھا اور سیدھا دل میں اُتر رہا تھا۔

❁......**میئر آف بیلیز سٹی 'ڈیرل بریڈلی' (Darryl Bradley) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میرے خیال میں خلیفہ کا خطاب نہایت پر زور تھا۔ مجھ پر اس خطاب نے گہرا اثر کیا ہے اور جس طرح انہوں نے بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان فرمائی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

❁......**بریمپٹن سٹی کونسلر 'گرپریت ڈھیلوں' صاحب نے اپنے تاثرات میں کہا:** خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنا نہ صرف مسلمانوں کے لئے ایک خاصیت رکھتا ہے بلکہ سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کیلئے خاص ہوتا ہے۔ اس طرح کے وجود کے قریب ہونا جو کہ ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ اچھائی اور تمام دنیا میں اتنی زیادہ خیر پھیلا رہا ہے میری زندگی کا ایک خاص موقع ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی۔ صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں